لطیفہ ۳۸

صبح وشام کے وظائف، اہل اسلام کی پانچ نمازوں اورنوافل کا ذکر نیز ایام متبرکہ اور روزوں میں صوفیہ کی مشہور دعاؤں کے بیان میں۔

قال الاشرفؒ:

اَلوَظِیفَۃُ حِفظُ النِّسبَۃِ عَلٰی سَبِیل المَلَکِیّۃ بِحَیثُ لاَ یفُوتُ بِطَرفَۃِ العَینِ، یعنی سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا کہ وظیفہ نسبت کی حفاظت کرنا ہے مہارت کے طور پر اس کیفیت کے ساتھ کہ ایک لمحے کے لیے بھی فوت نہ ہو حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ مشائخ کی ایک جماعت نے وظیفہ اور ورد کے الفاظ ہم معنی رکھے ہیں اور دوسرے گروہ نے ایسے الفاظ مقرر کیے ہیں جو ہم معنی نہیں ہیں۔ ان بزرگوں کو ورد ووظائف اور عمدہ دعاؤں کے ارکان سے تمام تر فائدے ہوئے۔ متقدمین اور متاخرین میں سے کوئی بزرگ ایسا نہ تھا جو اس نعمت سے محروم رہا ہو۔ انھوں نے صحابہؓ اور تابعین کی پیروی سے یہ راستہ طے کیا۔ **قال علیه السلام من لا ورد له وارده** یعنی رسول علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کا ورد نہیں ہے وہ وارد (پانی پر آنے والا) ہے۔

اس حکمت سے اس کی فضیلت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اُدْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ**[1] (مجھ سے دعا کرو میں (ضرور) قبول کروں گا)۔ یعنی[2] تم مجھے معذرت کے ساتھ پکارو میں مغفرت کے ساتھ تمھاری معذرت قبول کروں گا۔ تم مجھے غفلت کے بغیر پکارو میں بغیر مہلت کے (تمھاری دعا) قبول کروں گا۔ تم مجھے بے قراری کی حالت میں پکارو، میں (تمھاری دعا) نقصان کے اسباب دور کرتے ہوئے قبول کروں گا اور تم پر سرور کے دروازے کھول دوں گا۔)

---

[1] پارہ ۲۴۔ سورۃ المومن، آیت ۶۰

[2] یہاں سے مذکورہ آیت کے بعد عربی کی عبارت نقل کی گئی ہے۔ مترجم نے عربی عبارت نقل کرنے کے بجائے اس کا ترجمہ کردیا ہے۔
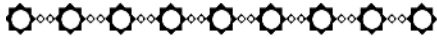
صاحب الورد ملعون اور تارک الورد ملعون والی حدیث شریف کی شرح:۔

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے حدیث میں آیا ہے کہ صاحب الورد ملعون وتارک الوردملعون یعنی ورد کرنے والا ملعون ہے اور چھوڑ دینے والا بھی ملعون ہے۔لوگوں نے حضرت سلطان المشائخ سے اس کا مطلب دریافت کیا۔آپ نے فرمایا، اس حدیث کی شان کا سبب ایک کتابی ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا فلاں یہودی یا نصرانی بلاناغہ بہت سے اوراد اور وظائف میں مشغول رہتا ہے اور اس شغل کو اُن کی اصطلاح میں ''تخشا'' کہتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں اوراد کے اس غلو کی بات پہنچی تو فرمایا کہ صاحبِ ورد ملعون ہے۔جب یہ قول مبارک اس کتابی تک پہنچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ صاحب ورد ملعون ہے تو اس ورد کو جو وہ پڑھتا تھا چھوڑ دیا۔اس کے ترک ورد کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک میں آئی تو فرمایا کہ ورد ترک کرنے والا ملعون ہے۔بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ (حدیث) عمومیت رکھتی ہے۔ورد کا چھوڑ دینا ایسے شخص کے بارے میں ہے جس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ باقاعدگی سے اوراد و وظائف ادا کرسکتا ہے اور جو عام لوگوں کے معاملات طے کرنے کے کام سے بری الذمہ ہے اگر وہ ورد ترک کرے تو ''تارک الوردملعون'' ہوگا اس کے برعکس ایک ایسا شخص ہے جس کے ذمے لوگوں کے معاملات کے فیصلے کرنے کا کام ہے یا اس کے سپرد مہمات ہیں یا لوگ اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے اس کے پاس آتے ہیں اگر وہ اوراد ووظائف میں مشغول ہوتا ہے تو ''صاحب الوردملعون'' ہوگا۔

اسی سلسلے میں فرماتے تھے کہ حضرت شرف الدین منیری ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ اُن کی نظر ایک دولت مند اور سرکاری ملازم پر پڑی جو عبادات، نوافل اور گوشہ نشین ہوکر ریاضتوں میں مشغول تھا۔انھوں نے فرمایا کہ یہ بے چارہ اپنے راستے سے بھٹک گیا ہے اور دوسرے لوگوں کے راستے پر چل پڑا ہے۔خادموں نے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو فرمایا کہ اہل دولت کے مناسب کام یہ ہے کہ وہ عمدہ لباس اور پسندیدہ خلعت فراہم کریں اور محتاجوں اور مسکینوں کو عنایت کریں (اسی طرح) قسم قسم کے کھانے پکوا کر بھوکوں کو کھلائیں یہ ان کی (اہل دولت کی) روش ہے، لیکن[1] درحقیقت ترک کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس کا قبول کرنا ہے۔صاحب ورد کے ملعون ہونے میں ایک اشارہ یہ ہے کہ اپنے اعمال کا غرور ملعونیت سے کم نہیں ہے یا صاحب الورد ہونا جو صفت اور موصوف کے قبیلے سے ہے اور دولت مندی سے متعلق نہیں ہے اگر صاحب ورد اوصاف کے فنا ہونے کے درجے میں نہیں پہنچا جن سے توحید افعالی کا ادراک ہوتا ہے تو وہ ملعون

---

[1] یہاں سے پیرے کے آخر تک تمام عبارت دقیق اور مشکل ہے۔مترجم نے جیسا کچھ بن پڑا ترجمہ کردیا۔عبارت یہ ہے ''اما فی الحقیقت اشارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بترک دادن اسماع وایتان آن ملعون شدن بآنست۔صاحب الورد وشدن ایمائیست بروایت اعمال خودو آں کم از ملعونیت نیست۔صاحب الورد شدن کہ از قبیلۂ صفت وموصوف است واین بہ غنا مشعر نیست۔چوں صاحب ورد بفنائے اوصاف نرسیدہ کہ شعر از توحید افعال شدہ از ملعون کم نیست۔تارک الورد ظاہرست باوے نیز از قبیلۂ صفت موصوف بود۔''
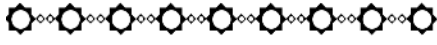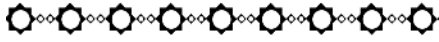
سے کم نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ تارک الورد بھی صفت وموصوف کے قبیلے سے ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ دنیا کے طول وعرض میں رہنے والے چھوٹے بڑے مشائخ روزگار جن سے اس فقیر نے ملاقات کی اور اُن کی خدمت میں پہنچا، وہ سب حضرات تمام اوراد و وظائف ادا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ساعت بھی اوراد و وظائف سے خالی نہ ہوتے تھے۔ ہم نے کم اور زیادہ کے معاملے میں اختصار کا راستہ اختیار کیا ہے تا کہ طالب صادق اس پر ہمیشہ عمل کر سکے کیوں کہ اسے دعاؤں اور وظایف کے علاوہ دوسرے کام بھی کرنے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے ریاضتوں کے جوہر سے سروکار رہے جیسا کہ بعض مشائخ نے اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اشعار:

مارا نہ مریدِ ورد خواں می باید
نے زاہد و حافظِ قرآں می باید
صاحب ورد و سوختہ جاں می باید
آتش زدۂ بخان وماں می باید

ترجمہ: ہمیں وردخواں مرید کی ضرورت نہیں ہے اور نہ حافظِ قرآن مرید درکار ہے۔ ہمیں تو سوختہ جاں صاحب ورد چاہیے جو گھر کے مال ومتاع کو پھونک چکا ہو۔

یہ لطیفہ چودہ شرف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (چناں چہ) جو شخص ان دعاؤں اور وظائف کا شغل اختیار کرے گا تو ایسا ہوگا کہ اس نے گویا طاعت وعبادت میں پہلے اور پچھلے مشائخ وپیران چشت، (اللہ تعالیٰ ان کی خواب گاہوں کو پاک فرمائے اور جنت کو ان کی قیام گاہ بنائے) (یعنی) حضرت خواجہ مودود چشتیؒ، شیخ اکبر یعنی خواجہ قطب الدینؒ حضرت شیخ کبیر یعنی بابا فریدؒ، حضرت شیخ نظام الدینؒ اور حضرت شیخ الاسلام مخدومی حضرت شیخ علاء الحق والدین کی موافقت کی۔ پیران چشت اور خاندانِ بہشت کی یہ روشن سیرت اور پسندیدہ روش تھی کہ جو شخص اوراد کی ادائیگی میں اس خاندانِ شریف واشرف کی پیروی کرتا ہے وہ بخش دیا جاتا ہے اور جنت میں اسے عالی درجات و ترقیاں نصیب ہوتی ہیں۔ جنت کی نعمتیں، حور وقصور اور رب غفور کا دیدار عطا ہوتا ہے۔ تمام ارضی وسماوی بلاؤں سے قیامت تک محفوظ ہوتا ہے۔ روزی کے دروازے اور کامیابی کے اسباب اس پر کھول دیے جاتے ہیں۔ اگر عقیدے کے خلوص اور پسندیدہ عادتوں کے ساتھ ہمیشہ ادا کرے تو تمام مخلوق اور تمام طریقوں سے بے پرواہ اور بے نیاز ہوجائے اور دونوں جہانوں کی سعادت اور نعمتوں سے بہرہ ور رہے۔

منقول ہے کہ ایک درویش سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ اس قدر زیادہ وظیفے کیوں پڑھتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں ایک کسان شخص تھا۔ بہت سی راتوں کی طرح ایک رات مجھے چند کام درپیش تھے ایک تو مجھے اپنے کھیت میں پانی دینا تھا کیوں کہ اس رات پانی دینے کی باری میری تھی۔ دوسرے پن چکی سے آٹا لانا تھا، تیسرے میرا گدھا گم ہوگیا تھا اسے تلاش کرنا تھا۔ میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ ان تینوں کاموں میں سے پہلے کونسا کام انجام دوں اس کے علاوہ نمازِ جمعہ بھی ادا

کرنی تھی۔ میں نے طے کرلیا کہ پہلے نمازِ جمعہ ادا کروں گا۔ چناں چہ میں نماز جمعہ ادا کرنے چلا گیا۔ ادائے نماز کے بعد جب گھر واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ گُم شدہ گدھا میرے گھر کے دروازے پر بندھا ہوا ہے۔ گھر سے نکل کر میں کھیت پر آیا تو دیکھا کہ کھیت سیراب ہو چکا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ میرے کھیت کے ساتھ جو نہر تھی وہ دوسرے کسان کے کھیت کو سیراب کرتی تھی۔ اسے نیند آ گئی اور نہر کا بند ٹوٹ گیا۔ سارا پانی میرے کھیت میں آ گیا اور میرا کھیت سیراب ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ پن چکی کا مالک ایک گدھے پر آٹا لادے ہوئے آتا ہے۔ میں نے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں نے غلطی سے دوسرے کا گندم سمجھ کر تمھارا گندم پیس دیا۔ اب اپنا آٹا سنبھالو۔ الغرض میرے تینوں کام رزق پر توکل کرنے اور عبادت پر عقیدے کے سبب پورے ہوگئے۔

پہلا شرف:۔ صبح صادق کے وقت اس ترتیب سے دعائیں پڑھے جب صبح صادق نمودار ہوتو سورۂ انعام کی ابتدائی تین آیات پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلاً ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ۝
(سورہ انعام: آیت نمبر ۱ تا ۳)

اللہ نہایت رحمت والے، بے حد رحم فرمانے والے کے نام سے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا، پھر جنہوں نے کفر کیا وہ (دوسروں کو) اپنے رب کے ساتھ برابر کرتے ہیں۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر (موت کی) مدت مقرر فرما دی (اور قیامت کا) معین وقت اللہ ہی کے نزدیک ہے اور اللہ ہی ہے آسمانوں اور زمینوں میں وہ جانتا ہے تمہارا چھپا اور تمہارا اعلانیہ اور جانتا ہے جو تم کماتے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَمُخۡرِجُ الۡمَيِّتِ مِنَ الۡحَىِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ۝ فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۝ [1]

بے شک اللہ پھاڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو۔ نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور وہ نکالتا ہے مردے کو زندہ سے۔ یہ ہے (شان والا) اللہ پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔ رات کی تاریکی چاک کر کے صبح کو نکالنے والا اور اس نے رات کو آرام کے لیے بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے۔ یہ مقرر کیا ہوا اندازہ ہے بہت غالب اور بے حد علم والے کا۔

---

[1] پارہ ۔۷، سورۂ انعام، آیات ۹۵ اور ۹۶

(یہ بھی پڑھے)

اَلحَمدُللّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِاللَّیلِ مُظْلِماً بِقُدْرَتِہ وَجَاءَ بِالنَّھَارِ مُبْصِراً بِرَحْمَتِہ[۱]
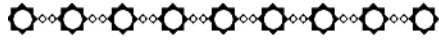
اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو اپنی قدرت سے رات کو لے گیا دراں حالیکہ تاریک تھی اور اپنی رحمت سے روزِ روشن کو لے آیا۔

اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذا خَلقٍ جَدِیدٍ وَّ یَومَ جَدِیدٍ فَافْتَحہُ عَلَیَّ بِطَاعَتِکَ وَاخْتِمْہُ لِیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَارْزُقْنِی فِیہِ حَسَنَۃً تَقَبَّلَھَا مِنّی وَزَکّٰھَا وَضعَّفْھَا لِی وَمَا عَمِلْتُ فِیہ مِن سَیِّئَۃٍ فَاغْفِرْھَالِی وَارْحَمْنِی وَتَجَاوَزْ عَنّی اِنَّکَ غَفُورٌ رَّحِیم۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَ اَجِرْنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی وَاعْفُ عَنّی۔

اے اللہ یہ نئی پیدائش اور نیا دن ہے پس اپنی طاعت کے لیے اسے مجھ پر کشادہ فرما، اور اسے میری مغفرت اور اپنی رضا کے لیے ختم فرما۔ مجھے اچھی روزی عطا فرما تو اسے میری طرف سے قبول فرما لے۔ مجھے پاک کردے اور اسے میرے لیے بڑھا دے جو کچھ اس میں بدی سے عمل کروں تو تو مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما۔ بے شک تو بخشے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ مجھے بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت فرما۔ مجھے ثواب عطا فرما اور رزق عطافرما میری حفاظت فرما اور مجھے معاف فرما۔

اس (دعا) کے بعد، نماز فجر کی دو رکعت سنت اپنے گھر پر ادا کرے۔پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت کرے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بواسیر کے مرض کو دفع کرنے کے لیے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھے۔ یہ آزمودہ ہے۔سلام کے بعد یہ دعا ستر بار پڑھے۔
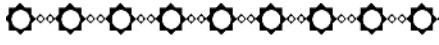
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِن کُلِّ ذُنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِ رَبّی۔

میں اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی اور اپنے رب کی حمد کرتا ہوں۔

اس کے بعد سورۂ قاف والقران المجید تلاوت کرے۔سنت ادا کرنے کے بعد کسی سے بات نہ کرے۔ اگر کر چکا ہے تو دوبارہ دہرانا بہتر ہے۔ جب فجر کی فرض نماز سے فارغ ہوجائے تو مصلّے پر بیٹھا رہے۔ پہلے یہ دعا دس بار پڑھے۔

---

[۱] یہ دعا سورۂ انعام کی آیت ۹۵ کے ساتھ نقل کی گئی ہے لیکن یہ قرآنِ حکیم کی آیت نہیں، اس لیے اسے اردو ترجمے کے متن میں علاحدہ تحریر کیا گیا ہے۔

لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ المُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ دَامَ ذُوالْجَلاَلِ وَالاِکْرَامِ بِیَدِہِ الخَیرِ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اور تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہی مارتا اور جلاتا ہے وہ زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرتا، ہمیشہ صاحب جلال اور بخشش ہے۔ بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر ایک بار کہے۔

لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدُہٗ وَھَزَمَ الاَحزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدُہٗ فَلاَ شَیءَ بَعْدَہٗ لآ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ اَھلَ النَّعْمَۃِ وَالفَضْلِ وَالثَّنآءِ الحَسَنِ لَآاِلٰہ اِلّا اللّٰہُ وَلاَنَعبُدُ اِلَّا مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدّینِ وَلَوکَرِہَ الکَافِرُونَ لآ الٰہِ اِلّا اللہُ صَاحِبَ الوَحْدَانِیّۃَ الفَرْدَانِیَّۃَ القَدِیمَۃَ الاَ زَلِیَّۃَ الاَ بَدِیَّۃَ لَیسَ لَہٗ ضِدٌّ وَلاَ نِدٌّ وَلاَ شِبہٌ وَلاَ شَرِیکٌ وَلاَنظیرٌ وَلاَ وَزِیرٌ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ بِاَمْرِہ وَوَحْیِہ

ترجمہ: سوائے اللہ کے جو یکتا ہے کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنے وعدے میں سچا ہے۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی۔ کفّار کے لشکروں کو مغلوب کیا اور اپنے لشکر کو غالب کیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے جو صاحب نعمت وفضل ہے اور اچھی تعریف والا ہے۔ سوائے للہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں (اس حال میں کہ) اس کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہیں اگر چہ کفار پسند نہیں کرتے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ صاحب وحدانیت فرد انیت، قدامت اور ازلیت ہے۔ اس کو ابدیت ہے۔ اس کا ضد، شریک اور مشابہ نہیں ہے۔ نہ اس کا مثل، مانند اور وزیر ہے محمد اس کے حکم اور اس کی وحی کے ساتھ اس کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلّم)۔

اس کے بعد تین مرتبہ یہ کہے۔

لآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ لآ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ العَلِیُّ العَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ العَرْشِ العَظِیم

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ برد بار اور کریم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ برتر عظیم ہے، پاک ہے اللہ وہ سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

ایک بار یہ کہے۔

اَلحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ، لَآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہ ُ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ، لَآاِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ جَلَّ جَلاَلُہٗ لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ تَقَدَّسَت
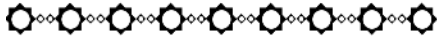
ترجمہ: ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عالموں کا پرور دگار ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اس کی تعریف

اَسماؤُہٗ لآ اِلٰہ اِلاَ اللّٰہُ تَعَالیٰ کِبْرِیَاؤُہٗ لآ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ ایماناً بِاللّٰہِ لآ اِلٰہ اِلاّ اللّٰہُ اَماناً مِنَ اللّٰہ لا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ اَمانۃُ مِنْ عِندِ اللّٰہِ لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَینا وَبِکَ یُحیِ وَ بِکَ یَموتُ وَالَیکَ النُّشُورُ، اَصبَحْنَا وَاصْبَحَ المُلْکُ لِللہِ، وَالعَظْمَۃُ لِللہِ، وَالقُدْرَۃُ لِللہِ، وَالکِبریَاءُ لِللہِ، والجبَروتُ لِللہِ، وَالسُّلْطَانُ لِلہِ، وَالبُرھَانُ لِلہِ وَاللَّیلُ والنَّھارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھَا کُلُّہُ لِلہِ الوَاحِدِ القھّارِ،اَصْبَحنَا عَلیٰ فِطرۃِ الِاسلامِ، وَعَلیٰ کَلِمَۃِ الِاخْلاَصِ، وَعَلیٰ دِینِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، وَعَلیٰ مِلَّۃِ اَبِینَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفاً مُسلِماً، وَمَا کَانَ مِنَ المُشْرِکِینَ، وَعَلیٰ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ نحییٰ وَعَلَیھَا نَمُوتُ وَعَلَیھَا نَبعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

عظیم ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اس کی عظمت عظیم ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اس کے نام مقدس ہیں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اس کی برتری (سب سے) برتر ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں میں اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہوں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، امان اللہ کی طرف سے ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، امانت اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ ہم نے تیرے نام کے ساتھ صبح دیکھی تیرے نام کے ساتھ شام دیکھی تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوئے تیرے نام کے ساتھ مرے اور قیامت میں زندہ ہونا (بھی) تیری طرف ہے، ہم نے صبح دیکھی، بادشاہی کی صبح اللہ کے لیے ہے، عظمت اللہ کے لیے ہے، قدرت اللہ کے لیے ہے، برتری اللہ کے لیے ہے، جلال اللہ کے لیے ہے غلبہ اللہ کے لیے ہے، ولیل اللہ کے لیے ہے اور شب وروز اور ان دونوں میں جو چیزیں موجود ہیں وہ سب اللہ کے لیے ہیں جو یکتا اور قہار ہے۔ ہم نے صبح دیکھی اسلام کے طریقے پر کلمے کے ساتھ دکھاوے کی ملاوٹ کے بغیر کلمے پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملّت پر جو باطل کو چھوڑ کر دین حق سے جا ملے اور جو اپنے رب کے فرماں بردار تھے اور مشرک نہ تھے۔ ہم اس گواہی پر زندہ رہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر قبروں سے قیامت کے دن اٹھیں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

تین بار یہ کہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّیَ العَلِیِّ الاَ علٰی الوَهَّابِ، بِسمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ، لاَ یَسُوقُ الخَیرَاِ لَّا اللهُ وَبِسمِ اللهِ مَاشَاءَ اللهُ لاَ یَسُوقُ السُّوءَ اِلاّ اللهُ بِسمِ اللهِ مَاشَاءَ اللهُ وَمَا کَانَ مِنْ نِعَمةٍ فَمِنَ اللهِ بِسمِ اللهِ ماشاء اللهُ ولا حول ولا قوة اِلَّا بالله۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے، میرا رب بلند اور بہت برتر ہے اور عطا کرنے والا ہے۔ میں اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کوئی نیکی کو دور نہیں کرتا۔ میں اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کوئی بدی کو دور نہیں کرتا۔ اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کوئی بدی کو دور نہیں کرتا۔ اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، نعمتوں میں سے جو شے ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، گناہوں سے باز آنا اور طاعت کی قوت پیدا ہونا سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے ممکن نہیں ہے۔

ننانوے اسمائے حسنیٰ:۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور اسمائے حسنیٰ ایک بار حضورِ دل سے پڑھے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُo هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ [1] oؕ

اَلْخَالِقُ، اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ، اَلْغَفَّارُ، القَهَّارُ، اَلْوَهَّابُ، اَلْرَّزَاقُ اَلْفَتَّاحُ، اَلْعَلِیْمُ، اَلْقَابِضُ، اَلْبَاسِطُ، اَلْخَافِضُ، الْرَّافِعُ، اَلْمُعِزُّ، اَلْمُذِلَّ، اَلْسَّمِیعُ، اَلْبَصِیرُ، اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ، اَللَّطِیْفُ، اَلْخَبِیْرُ، اَلْحَلِیْمُ، اَلْعَظِیْمُ، اَلْغَفُوْرُ، اَلْشَکُوْرُ، اَلعَلِیُّ، اَلْکَبِیْرُ، اَلْحَفِیْظُ، اَلْمُقِیْتُ، اَلْحَسِیْبُ، اَلْجَلِیْلُ، اَلْکَرِیْمُ، الرَّقِیْبُ، اَلْمُجِیْبُ، اَلْوَاسِعُ، اَلْحَکِیْمُ، اَلوَدُوْدُ، اَلْمَجِیْدُ، اَلْبَاعِثُ، اَلْشَّهِیْدُ، اَلْحَقُّ، اَلْوَکِیْلُ، اَلْقَوِیُّ، اَلْمَتِیْنُ، اَلْوَلِیُّ، اَلْحَمِیْدُ، اَلْمُحْصِی، اَلْمُبْدِئُ ، اَلْمُعِیْد،

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے پاک ذات، ہر نقص سے سالم، امان بخشنے والا، نگہبان ، بہت غالب، نہایت عظمت والا، کبریائی والا۔ بنانے والا، ایجاد کرنے والا، صورت بنانے والا، بخشنے والا، قہر کرنے والا، عطا کرنے والا، روزی دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا، بند کرنے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزّت دینے والا، ذلّت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حاکم انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، بردبار، عظمت والا، معاف کرنے والا، شکر کی جزا دینے والا، بلند، بڑا، حفاظت کرنے والا، غذا دینے والا، حساب کرنے والا، بڑی قدر کرنے والا

[1] یہاں تک سورۂ حشر کی آیت ۲۲ اور ۲۳ کا کچھ حصّہ، مطبوعہ نسخے میں نقل کیا گیا ہے۔ ان کا ترجمہ اردو ترجمے کے متن شامل ہے۔

اَلْمُحیُّ، اَلْمُمِیتُ،اَلْحیُّ، اَلْقَیّوْمُ، اَلْوَاجِدُ، اَلْمَاجِدُ، اَلْوَاحِدُ، اَلْاَحَدُ، اَلْصَّمَدُ، اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ، اَلْمُقَدِّمُ، اَلْمُوَخِّرُ، اَلاوَّلُ، اَلاٰخِرُ، اَلْظَّاھِرُ، اَلْبَاطِنُ، اَلْوَالِیُ، اَلْمُتَعَالِی، اَلْبَرُّ، اَلْتَّوَّابُ، اَلْمُنْعِمُ، اَلْمُنْتَقِمُ، اَلْعَفُوُّ، اَلرَّؤُف، مَالِکُ الْمُلْکِ، ذُوالجَلاَلِ وَالاِکْرَامِ، اَلرَّبُّ، اَلْمُقْسِطُ، اَلْجَامِعُ، اَلْغَنیُّ، اَلْمُغْنِی، اَلْمُعْطِی، اَلْمَانِعُ، اَلْضَّارُ، اَلنَّافِعُ، اَلْنُّورُ، اَلھَادِیُ، اَلْبَدِیْعِ، اَلبَاقِیُ، اَلوَارِثُ، اَلرَّشِیْدُ، اَلْصَّبُورُ اَلَّذِی لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیْئٌ وَھُوَ السَّمِیعُ الْبَصِیرُ نعِمَ الَمولٰی وَنعِمَ النَّصِیُر،

کرم کرنے والا، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت دینے والا، حکمت والا، دوست رکھنے والا، بزرگ، اٹھانے والا، گواہ، سچّا، کار ساز، قوّت والا، استحکام والا، مددگار، دوست، تعریف کیا گیا، شمار کرنے والا، نئی پیدائش کرنے والا، اعادہ کرنے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا، اپنی ذات سے قائم رہنے والا، دولت مند کرنے والا، صاحب بزرگی، یگانہ، یکتا، بے نیاز، توانا، صاحب قدرت، تقدیم کرنے والا، تاخیر کرنے والا، سب سے اوّل، سب سے آخر، ظاہر، پنہاں، مالک، بلند قدر، نیکی کرنے والا، رحمت سے متوجہ ہونے والا (توبہ قبول کرنے والا)، انعام دینے والا، سزا دینے والا، معاف کرنے والا، بہت رحمت کرنے والا، مُلک کا مالک، صاحبِ بزرگی اور بزرگ کرنے والا، پروردگار، انصاف کرنے والا، جمع کرنے والا، صاحبِ غنا، غنی کرنے والا، عطا کرنے والا، باز رکھنے والا، نقصان کرنے والا، نفع دینے والا، روشن کرنے والا، راستہ دکھانے والا، نئی شے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، ہدایت کرنے والا، صبر کرنے والا، اس کی مانند کوئی شے نہیں ہے، وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے، بہتر آقا اور بہتر مددگار ہے۔

آخر میں سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لآَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o [۱]

ترجمہ: پھر اگر وہ روگردانی کریں تو آپ فرما دیجیے، مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

سات بار (یہ دعا) کہے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیرُ

اے اللہ ہمیں دوزخ سے نجات دے اے پناہ دینے والے۔

[۱] پارہ ۱۱۔ سورۂ توبہ، آیت ۱۲۹۔
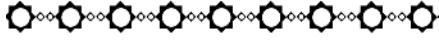
تین مرتبہ یہ کہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ خَیۡرِ الۡاَ سۡمَاءِ بِسۡمِ اللّٰہِ رَبِّ الۡاَرۡضِ وَالسَّمَاءِ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الاَ رۡضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ العَلِیۡمُ o

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو ناموں میں سب سے بہتر ہے، اللہ کے نام سے جو زمین اور آسمانوں کا رب ہے۔ اللہ کے نام سے کہ اس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تین بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنۡ صَلَّی عَلَیہ وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَن لَّمۡ یُصَلِّی عَلَیۡہِ وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرَضیٰ اَنۡ تُصَلِّی عَلَیہِ وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرۡتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنۡبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیہِ۔

ترجمہ: اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت فرما اس شمار کے مطابق جو لوگ ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت فرما اس شمار کے مطابق جو لوگ ان پر رحمت نہیں بھیجتے ہیں اور محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت فرما جس قدر کہ تو چاہتا ہے اور پسند فرماتا ہے کہ تو ان پر اس قدر رحمت فرمائے گا اور محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت فرما جیسا کہ تونے ہمیں ان پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس قدر رحمت فرما جس قدر کہ ان کی ذاتِ مبارکہ لایق رحمت ہے۔

اکتالیس مرتبہ کہے۔

یَاحَیُّی یَا قَیُّوم لآ اِلٰہ اِلّاَاَنۡتَ

اے حیّ اے قیّوم سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے۔

تین بار کہے۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیۡم وَبِحَمۡدِہٖ، اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّی مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوبُ اِلَیۡہِ، لَاحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیۡمِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اسی کی ہیں، پاک ہے اللہ بلند بزرگ ہے اپنی حمد کے ساتھ میں اپنے رب سے استغفار کرتا ہوں ہر گناہ سے اور اس کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ گناہوں سے باز آنا اور طاعت کی قوّت پیدا ہونا سوائے اللہ بزرگ وبرتر کی مدد کے ممکن نہیں ہے۔

تین بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِھدِنَا مِنْ عِندِکَ وَافْضِ عَلَیَنا مِن فَضْلِکَ وَانْشُر عَلَینَا مِن رَّحْمَتِکَ وَانزِلْ عَلَینَا مِن بَرَکَاتِکَ وَجَنِّبْنَا مِنْ سَخَطِکَ۔
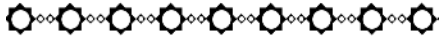
ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے پاس سے ہدایت فرما اور اپنے فضل سے ہم پر فیض پہنچا اور ہم پر اپنی رحمت برسا اور اپنی برکتیں ہم پر نازل فرما اور ہم کو اپنے غضب سے بچالے۔

دس مرتبہ کہے۔

اَللّٰہُ لا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط وَاللّٰہُ اکْبَر وَلاَ حَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ وَاسْتَغْفِرُاللّٰہَ الاَوَّلُ الاٰخِرُ الظَّاھِرُ البَاطِنُ لَہُ المُلْکُ وَلَہُ الحَمدُ بِیَدِہ الخَیرِوَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٔ قَدِیرo

ترجمہ: اللہ ہی ہے نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا، اللہ ہی بڑا ہے، گناہوں سے باز آنا اور طاعت کی قوت پیدا ہونا سوائے اللہ بزرگ وبرتر کی مدد کے ممکن نہیں ہے اور میں اللہ سے جو اوّل وآخر ہے ظاہر وباطن ہے دعائے مغفرت کرتا ہوں، مُلک اسی کا ہے، حمد اسی کے لائق ہے، خیر اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تین بار کہے۔

اللّٰھمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنتَ ھَدیِتَنِی وَاَنتَ تَطْعِمُنِی وَاَنتَ تَسقِینِی وَاَنتَ تَمِیتُنِی وَاَنتَ تُحیِینِی وَاَنتَ رَبِیّ لَا رَبَّ لِی سَوِاکَ ولاَ اِلٰہ اِلاَّ اَنتَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ وَاَسْتِغْفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھے راہ دکھائی اور تو نے مجھے کھانا عطا فرمایا اور تو نے مجھے پانی عنایت کیا اور تو ہی مجھے موت دے گا اور تو ہی مجھے زندہ رکھتا ہے اور تیرے سوا میرا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور میں استغفار کرتا ہوں اور تیری جانب توبہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔

ایک مرتبہ کہے،

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِیّ لاَ اِلٰہ اِلَّا اَنتَ خَلَقْتِنَی وَاَنَا عَبُدکَ وَاَنَا عَلیٰ عَھْدِکَ مَاسْتَطَعْتُ اَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوءُ لَکَ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی فَاِنَّہٗ لاَیَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاّ اَنتَ

ترجمہ: اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، جب تک مجھ میں استطاعت ہے میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو مجھ سے سرزد ہوا اور تیری جانب متوجہ ہوتا ہوں تیری نعمت کے سبب جو مجھ پر ہے اور تیری جانب متوجہ ہوتا ہوں بہ سبب اپنے گناہ کے، پس میرے گناہوں کو بخش دے، پس تیرے سوا میرے گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا۔

ایک بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِیّ ضَعِیفٌ فَقَوِّنِی فِی رِضَائِکَ ضُعْفِی وَاجْعَلَ الاِ سْلَامَ مُنتَھیٰ رَغْبَتِی وَبَلِّغنِی بِرَحْمَتِکَ الّتِی اَرْجُوامِن رَّحْمَتِکَ وَخُذْاِلَی الخَیرِ بِنَا صِیَتِی وَاجْعَل لِی وُدّاً فِی صُدُورِ الذّینَ اٰمَنُوا وَعَھداً عِندَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَo
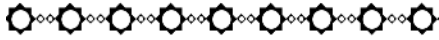
ترجمہ: اے اللہ بے شک میں ناتواں ہوں پس مجھے اپنی رضا میں توانا کردے اور اسلام کو میری انتہائی رغبت بنادے اپنی رحمت سے کہ میں تیری رحمت کا امید وار ہوں اور میری پیشانی نیکی کی جانب موڑ دے اور اہل ایمان کے سینوں میں میری دوستی پیدا کردے اور اپنے پاس سے عہد، اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

تین بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِیّ اَعُوذُبِکَ مِنْ اَن اُشرِکَ بِکَ شَیئاً وَاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا لاَ اَعْلَمُ بِہٖ تُبتُ عَنہُ وَاَقولُ لاَ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللّٰہِ

ترجمہ: اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ کسی شے کو تیرا شریک کروں دراں حالیکہ میں اسے جانتا ہوں اور میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں اس بات سے جو میں نہیں جانتا، میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمّد اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلّم)۔

ایک بار کہے۔

اَللّٰھُم جَنِّبناَ مِنْ مُنکِرَاتِ الاَ عمَالِ وَالاَخْلاَقِ وَالخَطَاءِ وَالاَ ھُوَاءِ وَالاَ دُوَاءِ اللّٰھُم یَا غَنِیُّ یَا حَمِیدُ یَا مُبْدِیءُ یَا مُعِیدُ یَارَحِیمُ یَا وَدُودُ اَغْنِ ی بِحَلاَلِکَ عَن حَرامِکَ وَطَاعَتِکَ عَنْ مَعصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَن مَن سِوَاکَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے برے اعمال و اخلاق سے یک سوکر دے اور خطاؤں، خواہشوں اور امراض سے بچالے۔ اے اللہ، اے غنی، اے حمید، اے پیدا فرمانے والے، اے اعادہ کرنے والے، اے مہربان، اے دوست رکھنے والے مجھ کو بے نیاز کردے اپنے حلال سے، اپنے حرام سے اپنی فرماں برداری سے، اپنی نافرمانی سے، اپنے فضل سے اور اپنے سوا ہر شے سے غنی کردے۔

تین بار کہے۔

اَعُوذُبِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَیطَانِ الرَّجِیمo

ترجمہ: میں اللہ سے پنا مانگتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے۔

تین بار کہے۔

اللّٰھُمَّ اِنِیّ اَعُوذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِینِ وَاَعُوذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَحْضُرُونَ وَاَفوّضُ اَمرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیرٌ بِالعِبَادِo

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے خطروں سے اور تجھ سے پنا ہ مانگتا ہوں اے میرے پروردگار ان سے جو میرے نزدیک آتے ہیں اور میں اپنے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

ایک بار (سورۂ حشر کی آیات ۲۱ تا ۲۴) پڑھے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ط وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفکَّرُوْنَo ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُo ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُالْجَبَّارُالْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَo ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہٗ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o ع

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو (اے مخاطب) ضرور تو اُسے (اللہ کے لئے) جھکتا ہو اللہ کے خوف سے پھٹا ہوا دیکھتا اور یہ مثالیں لوگوں کیلئے ہم بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے وہی ہے نہایت رحمت والا بیحد رحم فرمانے والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے پاک ذات، ہر نقص سے سالم، امان بخشنے والا، نگہبان، بہت غالب، نہایت عظمت والا، کبریائی والا، اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جسے وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہی ہے اللہ، بنانیوالا، ایجاد فرمانیوالا، صورت دینے والا، اسی کے لیے ہیں سب اچھے نام، اسی کیلئے پاکی بیان کرتی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اور وہی ہے نہایت غلبے والا بڑی حکمت والا۔

دس بار سورۂ اخلاص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھے۔

تینتیس بار سبحان اللہ کہے۔ تینتیس بار الحمد اللہ کہے۔ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

ایک بار یہ دعا پڑھے۔

لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَلَہُ الْحَمْدُیُحِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوتُ اَبَداً ذُوالجَلَالِ وَالِاکْرَامِ بِیَدِہِ الخَیرِ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرُ فَالحَمدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُومِنُ بِہٖ وَنَتوکَّلُ عَلَیہِ وَنَشْھَدُ انَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ وَنَشْھَدُاَنْ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہُ المُصْطَفٰے وَرَسُولُہُ المُجْتَبیٰ اَرسَلَہٗ بالھُدیٰ وَدِینِ الَحقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلیَ الدِّینِ کُلِّہٖ وَلَو کَرِہَ المُشْرِکُونَ مَن یَّھدِی اللہُ فلَا مُضِلَّ لَہٗ وُمَن یُّضْلِلہُ فَلَا ھادِیَ لَہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرورِ اَنفُسنَا ومِن سَیِّئَاتِ اَعْمَالِناَ۔

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اور تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہی مارتا اور جلاتا ہے کہ کبھی نہیں مرتا، ہمیشہ صاحبِ جلال اور بخشش ہے۔ بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس شکر اللہ کے لیے ہے۔ ہم اس کا شکر بجا لاتے ہیں اور اس کی مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت کے طلب گار ہیں۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں بے شک محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں بے شک خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،کوئی اس کا شریک نہیں ہے، اور ہم گواہی دیتے ہیں بے شک محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم)اس کے برگزیدہ بندے اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں۔ اُن کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے غالب کردے ہر دین پر اگر چہ مشرک ناپسند کریں۔ اللہ جس کو ہدایت دے پس اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو گم راہ کرے پس اس کا کوئی ہدایت کنندہ نہیں ہے۔ ہم اللہ سے اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی پناہ مانگتے ہیں)۔

دوسرا شرف مسبّعات عشر کے ذکر میں

مسبّعاتِ عشر آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے قبل پڑھے، اور ہمیشہ بلا ناغہ ورد کرے۔ مسبّعات عشر پڑھنے سے متعلق مشائخ میں اختلاف ہے۔ بعض مشائخ انھیں قرآنِ مجید کی ترتیب کے مطابق پڑھتے ہیں اور بعضے اس کے برعکس تلاوت کرتے ہیں، (لیکن) مشائخ چشت کا قول مختار اور حرفِ آخر ہے، جس کی فضیلت حدِّ بیان اور تقریرِ زبان سے باہر ہے۔ میں نے حالتِ سفر وحضر میں جو دیکھا اور سُنا ہے وہ یہ ہے کہ گروہِ صوفیہ میں سے کوئی ایک بزرگ بھی

مسبّعاتِ عشر کے ورد سے خالی نہ تھا۔ مولانا مجر کرہ[1] نے اس ورد کے ثواب کی ایک شمّہ تشریح کی ہے جس سے اہلِ وظائف فیض حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت مخدومی قدس سرّہ طالبِ صادق اور سالکِ واثق کو سب سے پہلے جس ورد کی تلقین فرماتے تھے وہ مسبّعات عشر ہی کا ورد تھا اور اذکار میں بلند آواز سے نفی واثبات کا ذکر۔ اس کی ترتیب اس طرح ہے۔

فاتحہ سات بار۔

چاروں قل سات سات بار، پہلے معوذتین پھر سورۂ اخلاص کیوں کہ جب تک کوئی شخص کسی کی پناہ میں نہیں آتا اسے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا۔

قُلِ یَا اَیُّھَا الکَافِرُونَ اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ۔

پھر سات بار یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالحَمْدُللّٰہِ ولا اِلٰہَ اِلاّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَاحولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِo

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے شکر ہے اور سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بزرگ تر ہے اور گناہوں سے باز آنا اور طاعت کی قوت پیدا ہونا سوائے اللہ بزرگ و برتر کی مدد کے ممکن نہیں ہے۔

ایک بار کہے۔

عَدَدَما عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ ومَلآءَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ

ترجمہ: اس اندازے کے ساتھ جو اللہ جانتا ہے، اس وزن کے ساتھ جو اللہ جانتا ہے اور اس پیمانے کے ساتھ جو اللہ جانتا ہے۔

سات بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ صلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَنَبِیّکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُولِکَ النَّبِیّ الاُمِیّ وَعَلٰی آلِہٖ وبَارِک وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: اے اللہ تو رحمت فرما اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے حبیب اور اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو نبی اُمّی ہیں اور اُن کی آل پر برکت اور سلامتی فرما۔

سات بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَوَ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِی صَغِیراً، اَللّٰھُمَّ

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے میرے باپ اور ماں کو بخش دے اور میری اولاد کو اور دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔ اے اللہ بخشش فرما تمام

---

[1] مولانا مجر کرہ کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا کہ یہ کون بزرگ تھے اور کس زمانے میں تھے۔

اغْفِرلِجَمِیْعِ الْمُومِنِیْنَ وَالْمُومِنَاتِ وَالْمُسْلِمِین وَالْمُسْلِمَاتِ الاَحْیَاءِ مِنهُمْ وَالاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّاحِمِینَ ۔
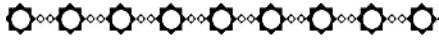
مومن مردوں اور مومن عورتوں کی، تمام مسلم مردوں اور مسلم عورتوں کی جو زندہ ہیں اور مر چکے ہیں اپنی رحمت سے اے رحمت کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحمت کرنیوالے۔

سات بار کہے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ افْعَل بِی، وَبِھِم عَاجِلاً وَاٰ جِلاً فِی الدِّینِ وَالدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃَ، مَا اَنْتَ لَہٗ اَھلٌ، وَلاَ تَفْعَل بِنَا یا مَولٰنا، مَا نَحنُ لَہٗ اَھلٌ اِنَّکَ غَفُورٌ حَلِیمٌ جَوَّادٌ کَرِیمٌ برٌّ رَّؤفُ الرَّحِیمِ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے پروردگار! وقت کی جلدی اور وقت کی تاخیر سے، میرے اور اُن کے ساتھ دین، دنیا اور آخرت میں ایسی بات کر جو تیرے لایق ہے اور ہمارے ساتھ ایسا عمل نہ فرما جس کے ہم سزا وار ہیں۔ بے شک تو ہی بخشنے والا، بردبار، عطا کرنے والا، (بے سوال) کرم کرنے والا، بخشش کرنے والا اور مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

اِکیّس بار''یاجَبّارُ'' کہے۔ ایک یا تین بار کہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ العَلِیِّ الدَّیَّانِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الحَنَّانِ المَنَّانِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّدِیدِ الاَرْکَانِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ المُسَبَّحُ فِی کُلِّ مَکَانِ، سُبْحَانَ مَن لَّایَشْغُلُہٗ شانٌ عَنْ شَانٍ سُبْحَانَ مَن یَّذْھَبُ بِاللَّیلِ وَیَاتِی بِالنَّھَارِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے، بلند اور اعمال کی جزا دینے والا، اللہ پاک ہے مہربان صاحب احسان، اللہ پاک ہے مضبوط ستون والا، اللہ پاک ہے ہر جگہ تسبیح کیا گیا، پاک ہے جس کو کوئی مشغول نہیں رکھتا ایک شان سے دوسری شان کی طرف، پاک ہے جو رات کو لے جاتا ہے اور دن کو (اس کے بجائے) لے آتا ہے۔

(اگر رات ہو تو کہے:
سُبْحَانَ مَن یَّذھَبُ بِالنَّھَارِ وَیَاتِی بِا للَّیلِ،)
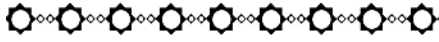
(پاک ہے جو دن کو لے جاتا ہے اور (اس کے بجائے) رات کو لے آتا ہے۔)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِکَ عَلٰی حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِکَ عَلیٰ عَفْوِکَ بَعْدَ قُدْرَتِکَ، سُبْحَانَ مَن لہٗ لُطفٌ خَفِیٌّ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِینَ تُمْسُوْنَ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور ہم تیری بردباری کا شکر ادا کرتے ہیں تیرے علم کے بعد۔ اللہ پاک ہے اور ہم تیری بخشش پر حمد کرتے ہیں تیری قدرت کے بعد، پاک ہے وہ اس کی
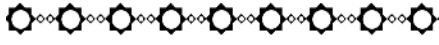
وَحِيۡنَ تصۡبحُونَ وَلَهُ الحَمۡدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالاَرۡضِ وَعَشِيّاً وَّ حِينَ تُظهِرونَ يُخۡرِجُ الحَىَّ مِنَ المَيّتِ وَيُخۡرِجُ المَيّتَ مِنَ الحَيّ وَيُحيِى الاَرۡضَ بَعدَ موتِهاط وَكَذالِکَ تُخۡرَجُونَ، سُبۡحَانَ رَبّکَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلامٌ عَلَى المُرسَلِينَ وَالحَمۡدُلِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ ط

مہربانی پوشیدہ ہے۔ پس اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اس کے لیے ہیں تمام تعریفیں آسمانوں اور زمینوں میں اور (اس کی تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب دوپہر کرو۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مردہ ہوجانے کے بعد اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ پاک ہے آپ کا رب عزّت والا رب ہر اس عیب سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔

تیسرا شرف۔نمازِ اشراق کا بیان

جب آفتاب ایک یا دو نیزے بلند ہوجائے تو نمازِ اشراق ادا کرے۔ اس نماز کی رکعتوں کے تعیّن کے سلسلے میں مشائخ کا دستور یہ رہا ہے اور جس کا ذکر حدیث میں بھی آیا ہے۔

قَالَ عَلَيهِ السَّلَام، مَن مَكثَ فِي مُصَلّاهُ بَعدَ صلوٰةِ الفَجرِ اِلىٰ طلوعِ الشَّمسِ كمن اِعتَقَ اَربَع رِقَاب مِن وُلِدَ اِسمٰعيل۔ قَالَ عَلَيهِ السَّلام مَن صلَّى الغَدَاة و جلَسَ فى مُصَلّاهُ حَتَّى ترفَع الشَّمس مِقدَار قَامت الرّمح ثُمَّ قَامَ وَصلَّى رَكعَتَينِ، كُتِبَ فِى دِيوانِ المَغفُور، فَانِ جَعَلَهَا اَربَعاً كُتِبَ فِي دِيوانِ القَانِتين، فَاِن جَعَلَهَا سِتّاً كُتِبَ فِي دِيوانِ الاَوَّابين، وَمَن جَعَلَهَا ثَمَانياً كُتِبَ فِي دِيوانِ الفَائزِين، فَانِ جَعَلَهَا عَشَر كُتِبَ مِنَ الَّذِيۡنَ لاَخَوفٌ عَلَيۡهِم وَلاَ هُم يَحۡزَنُونَ وَثُمَّ قَالَ لَمۡ يَخَفۡ عَاقِبَة اَمُرهٗ وَمَنۡ

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص نماز فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک اپنے مصلّے پر بیٹھا رہا وہ ایسے شخص کی مانند ہوجائے گا کہ گویا اس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلاموں کو آزاد کیا ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، جس شخص نے نمازِ فجر ادا کی اور اپنے مصلّے پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ آفتاب ایک نیزہ بلند ہوجائے پھر اس نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز ادا کی تو اسے بخشے ہوئے لوگوں کے دفتر میں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے چار رکعت نماز ادا کی تو اس کا نام فرماں برداروں کے دفتر میں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے چھ رکعت نماز ادا کی تو اس کا نام

خَافَ عَاقِبَةَ اَمرِہٖ فَلَیسَ مِنّیِ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کے دفتر میں لکھا جائے گا۔ اگر کسی نے آٹھ رکعت نماز ادا کی تو اس کا نام فائزین کے دفتر میں لکھا جائے گا۔ اگر کسی نے دس رکعت ادا کی تو اس کا نام ان لوگوں کے دفتر میں لکھا جائے گا جو خوف زدہ اور غمگین نہ ہوں گے۔ پھر فرمایا، آپ نے وہ عاقبت امر سے نہ ڈرے اور جو اپنے عاقبت امر سے ڈرا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ نماز فجر کے بعد جائے نماز پر توقف کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آنے والے فرشتے اسے مشغولِ عبادرت پاتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرشتے ہر وقت مقرر ہیں رات کے فرشتے دن کے فرشتوں سے الگ ہوتے ہیں۔ رات کے فرشتے ان عبادتوں کو جو رات میں کی گئی ہیں (گواہ ہوتے ہیں) وہ صبح کو عبادت گذار سے رخصت ہوتے ہیں (اسی طرح) دن کے فرشتے نمازِ عصر تک دن میں ادا کردہ عبادتوں (کے گواہ ہیں)۔ وہ عبادت گزار کو مصروف عبادت دیکھ کر روانہ ہوتے ہیں۔ پس طالب صادق نمازِ فجر ادا کرکے اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ اسے دن کے فرشتے عبادت میں پاتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے گناہ بھی کیے اور عبادت بھی کی۔ پھر نمازِ عصر ادا کرکے غروب کے وقت تک مصلّے سے نہ ہٹا تو رات کے فرشتے اسے مصروف عبادت پاتے ہیں بہر حال جب دن کے فرشتے واپس ہوتے ہیں تو اس کے اعمال کے دفتر کو اعلیٰ دیوان خانے میں پیش کرتے ہیں کہ (ہم نے) اسے ابتدا میں بھی مصروفِ عبادت پایا اور آخر میں بھی مصروفِ عبادت پایا تو فرمان ہوتا ہے کہ ہمارا بندہ اوّل وآخر عبادت میں تھا اس لیے ہم نے درمیان کے سب گناہ معاف کیے اسی طرح رات کے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے یہ آیت مبارکہ اس حقیقت کو بیان کرتی ہے۔ **یَمُحُوا اللّٰہ ما یشاءُ وَیُثبِتُ**[۱] یعنی اللہ مٹاتا ہے جو چاہے اور ثابت کرتا ہے (جو چاہے)۔

مگر ہمارے مشائخ نے اوّل (نماز فجر کے بعد) اور آخر (نمازِ عصر کے بعد) دونوں وقت مصلّے پر توقف کرنا اپنے اوپر لازم کیا ہے اور کسی صورت میں اس کا التزام ترک نہیں کیا ہے جیسا کہ فتاویٰ صوفیہ[۲] سے معلوم ہوتا ہے۔

۱؎ پارہ ۱۳۔ سورہ الرعد، آیت ۳۹۔ مطبوعہ نسخے میں یہ آیت صحیح طور پر نقل نہیں ہوئی ہے۔ صحیح آیت یوں ہے یمحُوا اللہُ مَا یَشاءُ وَیُثبِتُ وَعِندَہٗ اُمُّ الکِتٰبِo

۲؎ یہ فتویٰ طویل عربی عبارت میں ہے۔ احقر مترجم نے عربی عبارت نقل کرنے کے بجائے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلویؒ نے ''اخبار الاخیار'' میں تحریر فرمایا ہے کہ ''فتاویٰ صوفیہ'' شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی ملتانیؒ کے کسی مرید کی تصنیف ہے۔ اس سلسلے میں ''کشف الظنون'' میں مزید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ کتاب کا پورا نام ''فتاویٰ الصوفیہ فی طریق البہائیہ'' ہے اس کے مصنف فضل اللہ بن محمدّ ایوّب تھے۔ (سالِ وفات نا معلوم) ملاحظہ فرمائیں اخبار الاخیار (اردو ترجمہ) کراچی سال اشاعت ندارد ص ۱۴۲۔ کشف الظنون جلد دوم از حاجی خلیفہ ۱۳۲۰ھ طبع اوّل ص ۱۶۸۔

’’ہم نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ (حضرت رکن الدین ابوالفتح ملتانیؒ) کو حضر اور سفر میں نہ دیکھا لیکن (ایک مرتبہ) ہم حضر میں بلند جگہ پر تھے۔ شیخ رضی اللہ عنہ کا دل نمازِ فجر ادا کرنے کی جانب مایل تھا۔ شیخ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ بے شک انھوں نے (وضو کے لیے) پانی لیا۔ بہت زیادہ گہرا ابر چھایا ہوا تھا اور بادل ایک دوسرے پر رواں تھے۔ قریب تھا کہ بارش ہونے لگے۔ اس روز ان کے بھائی (عماد الدین) امام تھے۔ عالم عماد الدین نے نماز کا ارادہ کیا اور نماز کی جگہ کے لیے اشارے کے منتظر تھے وہ حضرت شیخ کی جانب بادلوں کے چھاجانے کے سبب دیر تک دیکھتے رہے۔ بادل نہ برسا تو مولانا عماد الدین نماز فجر کے لیے مصلّے پر آئے اور بے شک نماز شروع کردی۔ اس وقت بارش کے چھینٹے پڑنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم نماز سے فارغ ہوگئے اور مولانا عماد الدین مقررہ اوراد پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ بے شک بارش تیز ہوگئی اور صفوں اور بوریے کے نیچے پانی بہنے لگا اور میں آخری صف میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ادب کے ساتھ شیخ اور ان کے بھائی کی طرف دیکھا۔ بے شک مولانا عماد الدین نے مسبعّاتِ عشر پڑھنا شروع کردیا۔ اس روز انھوں نے باوجود بارش کے شیخ کے سامنے اوراد اور کچھ اور چیزیں پڑھیں۔ شیخ نماز کی جگہ سے نہ اٹھے لیکن آفتاب کے دو نیزے بلند ہونے کے بعد انھوں نے نماز اشراق کی رکعتیں ادا کیں (پھر اٹھے)۔

اللہ تعالیٰ کے شکر کی نماز کا بیان

حضرت کبیرؒ فرماتے تھے کہ حضرت قدوۃ الکبرا وزبدۃ البلغاؒ کا التفات بہ نسبت علاقے کے دوسرے ملوک اور خوانین کے عالی مسند سیف خاں پر زیادہ تھا بلکہ سیف خاں مخلص اصحاب اور مخصوص احباب میں شامل تھے۔

ایک روز حضرت قدوۃ الکبراؒ نمازِ فجر ادا کر کے اپنے مقررہ اوراد و وظائف میں مشغول تھے کہ (اتفاق سے) اُس وقت سیف خاں کسی مہم پر جانے کے لیے رخصت ہونے کے خیال سے حاضر ہوئے۔ سیف خاں اس وقت تک کھڑے رہے کہ حضرت قدوۃ الکبراؒ نے نمازِ اشراق ادا نہ کر لی پھر اس جگہ سے اٹھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

اب اوراد اور اسی قسم کی دوسری باتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک اور دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ آخر تک اور آیت اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرْضِ آخر تک پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنیّ اَصْبَحتُ لاَ اَستَطِیعُ دَفَع مَا اَکرَ ھُھَا، وَلاَ اَملِکُ نَفعَ مَا اَرْجُوا، اَصْبَحْتُ مُرْتَھَناً

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں نے صبح کی، میں کسی ایسی چیز کو جسے مکروہ رکھتا ہوں دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا

بِعَمَلِی، وَاَصۡبَحَ اَمرِی بِیَدِ غَیرِی فَلاَ فَقِیرَ اَفۡقَرُ مِنّیِ۔ اَللّٰھُمَّ لاَ تُشمِتُ بِی عَدُوّی، وَلاَ تَسُبُّونِی صَدِیقِی،وَلاَ تَجۡعَل مُصِیبَتِی فِی دِینِی وَدُنۡیَایِ وَلاَ فِی الاٰخِرَۃِ، وَلاَ تَجۡعَل الدُّنیا اَکۡبَر ھَمّی، وَلاَ مَبلَغِ عِلمِی، وِلاَ تُسلّطُ عَلَیَّ مَن لاَّ یَرحَمُنِی فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنیِّ اَعُوذُبِکَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی تُزِیلُ بِھَا النِّعَمَ وَمِنَ الذُّ نُوبِ الَّتی تُوجِبُ بِھَا النِّقَمَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِین۔
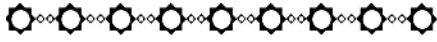
اور جس چیز کا امید وار ہوں اس کے نفع کا مالک نہیں ہوں۔ میں نے اپنے عمل کے پیش نظر ندامت سے صبح کی۔ میرے معاملے نے غیر کے قبضے میں صبح کی پس محتاجی میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ اے اللہ میری وجہ سے میرے دشمن کو نہ ہنسا اور میری وجہ سے میرے دوست کو غمگین نہ کر۔ مجھے دین، دنیا اور آخرت میں مصیبت سے بچا اور نہ آخرت میں میرے لیے دنیا کو اور میرے مبلغِ علم کو بڑا غم نہ بنا۔ مجھ پر کسی ایسے شخص کو مسلّط نہ کر جو دنیا اور آخرت میں رحم نہ کرے۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُن گناہوں سے جن کے سبب تو اُن نعمتوں سے مجھے دور کردے اور اُن گناہوں سے بھی جن کی وجہ سے تو مجھ پر عذابوں کو لازم کردے اے ارحم الراحمین۔

نمازِ استعاذہ کا بیان:

دو رکعت نمازِ استعاذہ ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس تلاوت کرے۔ سلام کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنیِّ اَعُوذُبِکَ بِاِسۡمِکَ الاَ عُظَم، وَکَلِمَتِکَ التَّا مَّۃِ مِنَ الشَّرّ السَّامَّۃِ وَالھَامَۃِ، وَ اَعُوذُبِاِسۡمِکَ الاَعۡظَمِ وَکَلِمَتِکَ التَّامَّۃِ مِنۡ شَرّ عِبَادِکَ وِمن شرّ عَذَابِکَ، واَعوذُ بِاسۡمِکَ الاعظمِ و کلمِتکَ التّامَّۃِ مِن شرّعِبَادِکَ الشیطان الرَّجیم، وَاَعوذُ بِاِسۡمِکَ الاَعۡظَمِ وَکَلِمَتِکَ التَّامَّۃِ مِن شَرّ مَا یَجۡرِی بہٖ اللَّیلُ والنَّھَارُ، اِنَّ رِبّیَ اللّٰہُ الَّذی لآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیہِ تَوَ کَّلۡتُ وَھُوَ رِبُّ

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے بزرگ نام اور کلمۂ تمام کے ساتھ تیری پناہ طلب کرتا ہوں موت اور دیوانگی کے شر سے اور تیرے عظیم نام اور مکمّل کلمے کے ساتھ تیری پناہ طلب کرتا ہوں تیرے بندوں اور تیرے عذاب کے شر سے۔ اور تیرے عظیم نام اور مکمل کلمے کے ساتھ تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے بندوں شیطان مردود کے شر سے۔ اور تیرے عظیم نام اور مکمل کلمے کے ساتھ تیری پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس کے دن

العَرشِ العَظِیم۔ اِلٰھی اِنّکَ سَلَّطتَ عَلَینا عَدُوّاً بَصِیراً بِعُیُوبِنا یَلعَبُ بِنَا یَرَانا ھُوَوَقَبِیلُہٗ مِنْ حَیثُ لاَ تَروَنَھُم، اَللّٰھُمَّ فَائِسہُ مِنَّا کَما اَیئَسَّہٗ مِن رَّحمَتِک، وقَنِّطہُ مِنَّا کَمَا قَنّطِتَہٗ مِنْ عَفوِکَ وَابْعِد بَینَنا وَبَینَہٗ کَمَا اَبعَدتَّ بَینَہٗ وَبَین جَنَّتِکَ اِنَّکَ عَلیٰ کّلِ شیءٍ قَدِیر وَبِالِاِ جَابۃِ جدیرٌ وَلاَحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیّ العَظِیم۔
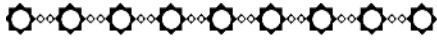
اور رات کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ بے شک میرا پروردگار اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔
اے اللہ بے شک تونے ہم پر ایسا دیکھنے والا دشمن مسلّط کردیا ہے جو ہمارے ساتھ کھیل کھیلتا ہے وہ اور اس کا گروہ ہمیں دیکھتا ہے ۔ اور لوگ انھیں نہیں دیکھتے۔ پس اے اللہ اس کو ہم سے دور کردے جیسا کہ تونے اسے اپنی رحمت سے دور کیا ہے اور اسے ہم سے مایوس کردے جیسا کہ تونے اسے اپنی بخشش سے مایوس کیا ہے اور ہمارے اور اس کی درمیان دوری پیدا کردے جیسا کہ تونے اس کے اور اپنی جنت کے درمیان دوری رکھی ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اور قبول کرنا تیرے ہی لایق ہے اور گناہوں سے باز آنا اور طاعت کے قوت پیدا ہونا سوائے اللہ بزرگ و برتر کی مدد کے ممکن نہیں ہے۔

نمازِ استخارہ کا بیان:

دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت کرے۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللّٰھم اِنّی اَستخیَرُکَ بِعلمکَ واستقدِرُکَ بِقدرتکَ واَ سالُکَ بقدرتکَ واسئَلُکَ مِن فضلِکَ العظیم فَاِنَّکَ تقدِرُ ولا اَقدِ رُو انت تعلمُ ولا اعلمُ انتَ علّامُ الغُیوب، اللّٰھم اِنیّ لا املک نفسی ضرّاً ولا نفعا ولا مَوتاً وحیٰوۃً وَّلا نشوراً ولا اَستطیعُ اَن اٰخُذَ اِلّا مااَعطیتنی ولا اَن اَتَّقی اِلّا ما وقیتنی، اللّٰھم وفِّقنی کما تُحِبُّ وترضیٰ مِن القولِ والعَمَلِ فی الیُسرِ والعافیۃِ، اللّٰھم خَیرّ لِی

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں، تیری قدرت سے قدر مانگتا ہوں، تیری قدرت سے سوال کرتا ہوں، تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں، پس تو بے شک قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں۔ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ بے شک میں کسی کو اپنی ذات سے نقصان اور نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتا اور نہ موت، نہ زندگی اور نہ (قیامت کی) پراگندگی کا مالک،

واختَرلی ولا تَکِلنی اِلی اختیاری، اللّٰھم اجعَل الخیر فی کلِّ قولِ وعَمَلٍ اُریدُہٗ فی ھٰذا الیَوم واللَّیل۔

ہوں میں کوئی شے حاصل نہیں کرسکتا سوائے اس کے جوتو مجھے عطا کرے۔ میں پرہیز نہیں کرسکتا مگر جس چیز سے تو مجھے بچالے۔ اے اللہ تو مجھے قول اور عمل سے آسانی اور عافیت میں اس بات کی توفیق دے جوتو پسند فرماتا ہے اور دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ تو مجھے پسند فرما اور مجھے میرے اختیار کے سپرد کر۔ اے اللہ ہر قول اور عمل جس کا میں ارادہ کروں میرے لیے اسی دن رات میں سراسر خیر کردے۔

نمازِ استحباب کا بیان:

دو رکعت نمازِ استحباب ادا کرے۔ بعض کتابوں میں تحریر کیا گیا ہے کہ پہلی رکعت میں اِنّا انزلناہ تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں اِنّا اعطینا تلاوت کرے اور اکثر کے نزدیک پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الواقعہ اور دوسری میں سبح اسم پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھے اور یہ دعا کرے:

اللّٰھمّ اجعل حُبَّکَ اَحبَّ الا شیاءِ اِلیَّ وخشیَتَکَ اَخوفَ الا شیاءِ عندی، اللّٰھمّ اِذا قررتَ عیون اھل الدنیا بدنیاھُم فا قرر عینی بِکَ وبعبادتِکَ واقطع عنّی لذائذ الدنیا بأُنسکَ والشوق الیٰ لقائِکَ واجعل طاعتکَ فی کُلِّ شیءٍ مِنّی یا ذالجلال والاکرام، اللّٰھمّ ارزقنی حُبَّکَ وحُبَّ مَن یُّحبُّکَ وحُبَّ عَملَ یقربنی الیٰ حبِّکَ احبَّ الینا مِنَ الماءِ البارِدللعطشان۔

ترجمہ: اے اللہ اپنی محبت کو میرے لیے محبوب ترین شے کردے اور اپنے عذاب کو میرے لیے ڈرانے والی چیز کردے۔ اے اللہ تو نے دنیا کو اہل دنیا کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا ہے۔ پس اپنی ذات اور اپنی عبادت کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور اپنے اُنس کے ساتھ مجھ سے دنیا کی لذتیں قطع کردے۔ میرے اندر اپنی ملاقات کا شوق پیدا کردے۔ میرے ہر عمل میں اپنی طاعت کا شوق پیدا فرما اے ذوالجلال والاکرام۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت اور اس شخص کی محبت جسے تو دوست رکھتا ہے اور اس شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھتا ہے عطا فرما۔ میرے اندر اُس عمل کی محبت پیدا کر جو مجھے تیری محبت کے قریب لے آئے۔ یہ مجھے پیاسوں کے لیے ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب ہے۔

شکر النہار کی نماز کا بیان:

دو رکعت نمازِ شکر النہار ادا کرے۔ دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد پانچ پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ تین بار یہ دعا پڑھے۔

الحمدللّٰہِ علیٰ حُسن الصباح والحمد للہِ علیٰ حُسن المبیتِ والحمدللہِ علیٰ حُسن المساءِ والحمد للہِ علیٰ کُلِّ حالٍ

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے صبح کی خوبی پر، اللہ کا شکر ہے شب گزاری کی خوبی پر، اللہ کا شکر ہے شام کی خوبی پر اور ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

ایک بار یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم لکَ الحمدُ حمداً دائماً خالداً مَعَ خُلودِکَ ولکَ الحمدُ حمداً دائماً لا منتھی لہٗ دون عملک ولک الحمد حمداً دائماً لا امد لہٗ دون مشیتک ولک الحمد حمداً دائماً لاجزاء لقائلہ الّا رضاکَ ولک الحمدُ حمداً دائماً عِندَ کُلِّ طرفۃِ عینٍ وتَنَفُّسِ کُلِّ نفسٍ الحمد للہِ بقاء حقِّہٖ والصلوٰۃ علیٰ نبیہٖ محمّدٍ خیر خلقہٖ۔ الٰھی بِرَحمتکَ ارجوا فلا تَکِلنی نفسی الیٰ غیرکَ طرفۃ عینٍ وَّلا اَقلَّ مِن ذالکَ واصلح لی شانی کُلّہٗ بِلاَ الٰہَ اِلّا انتَ وحدک لا شریکَ لک و تب علیّ واغفرلی وارحمنی انک انت التواب الرحیم، اللھم لک الحمدو الیک المشتکیٰ وانت المستعانُ وبک المُستغاثُ وعلیک التُّکلانُ ولاحولَ ولا قوَّۃ اِلّا باللہ ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرا شکر ہے دائم شکر ہمشیگی کے ساتھ تیرے لیے ہی ہے۔ تیرا شکر ہے دائمی شکر جس کی تیرے علم کے نزدیک کوئی انتہا نہیں ہے۔ تیرا شکر ہے، دائمی شکر، جس کی تیری مشیت کے نزدیک انتہا نہیں ہے۔ تیرا شکر ہے دائمی شکر جس کی شکر کرنے والے کو تیری رضا کے سوا جزا نہیں ہے۔ تیرا شکر ہے دائمی شکر ہر لمحے اور ہر سانس سانس لینے پر۔ اللہ کا شکر ہے یہاں تک کہ اس کے حق کی بقا (میّسر آئے)۔ درود اس کے نبی پر (جن کا اِسم پاک) محّمد ہے۔ وہ اسی کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس میرے نفس کو اپنے غیر کے سپرد نہ کر ایک لمحے کے لیے یا اس سے کم کے لیے۔ میرے تمام حال کی اصلاح فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے مجھ پر اپنی رحمت کے ساتھ متوجہ ہو۔ میری مغفرت فرما۔ بے شک تو رحمت کے ساتھ متوجہ ہونے والا رحیم ہے۔ اے اللہ تیرا شکر ہے تجھ ہی سے (میری) شکایت ہے۔ تو ہی مدد طلب کیے جانے کے لائق ہے۔ تجھ ہی سے فریاد ہے۔ تجھ پر ہی (میرا) بھروسہ ہے۔ گناہ سے باز آنا اور طاعت کی قوت پیدا ہونا سوائے اللہ کی مدد کے ناممکن ہے۔

والدین کے شکرانے کی نماز کا بیان:

دو رکعت نماز والدین کے شکرانے کی ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد درودشریف اور یہ دعا پڑھے۔

یا لطیفُ اُلطُف بِی ولوالدیَّ فی جمیع الا حوالِ کما تُحبُّ وترضیٰ یا علیم یا قدیر اغفرلی ولوالدیَّ اِنّکَ علیٰ کُلّ شیءٍ قدیر۔

ترجمہ: اے لطیف! مجھ پر اور میرے والدین پر ہر حال میں لطف فرما جیسا کہ تو دوست رکھے اور پسند فرمائے۔ اے علیم! اے قدیر میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

چاشت کی نماز کا بیان:

چاشت کی نماز کا ذکر ہوا تو حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ، دن کی نفلی نمازوں میں سب سے بہتر اور روح افروز مشاغل سب سے خوب تر چاشت کی نماز ہوتی ہے۔ تمام انبیا اس نماز کو ادا کرتے رہے اور مشرق ومغرب کے مشائخ نے بھی جن سے میرے ملاقات ہوئی ہے اسے ترک نہیں کیا ''وصایا'' میں تحریر کیا گیا ہے۔[1]

''سفر اور حضر دونوں حالتوں میں نمازِ چاشت اپنے اوپر لازم کرلو، پس بے شک جنت کی بلندی سے منادی کرنے والا منادی کرے گا، تحقیق جو لوگ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے، وہ بابِ ضحٰی سے امن کے ساتھ جنت میں داخل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جسے نمازِ چاشت ادا کرنے کا حکم نہ دیا ہو۔''

نمازِ چاشت کی رکعتوں کے تعیّن کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ اس نماز کی کم ازکم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ پہلی چار رکعتوں میں سورتیں پڑھنے کی ترتیب یہ ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ شمس دوسری میں واللّیل تیسری میں والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں الم نشرح پڑھے۔ دوسری چار رکعتوں کی نماز میں فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ تیسری چار رکعتوں کی نماز میں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک بار الم نشرح اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

جب نماز سے فارغ ہوجائے تو سومرتبہ یہ دعا پڑھے

اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وتُب عَلیَّ اِنّکَ انتَ التَّوّاب الرَّحیم

اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری ہدایت فرما اور مجھے عافیت اور رزق عطا فرما، بے شک تو رحمت سے متوجہ ہونے والا رحیم ہے۔

---

[1] احقر مترجم نے مطبوعہ نسخے میں نقل کردہ عبارت نقل کرنے کے بجائے اردو ترجمہ تحریر کیا ہے کیوں کہ یہ دعا نہیں نصیحت ہے۔
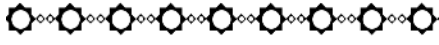
چوتھا شرف نمازِ زوال اور نمازِ ظہر کا بیان:

جب آفتاب میں زوال نمایاں ہو تو چار رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچاس بار، یا دس بار، یا تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوجائے تو چار رکعت سنّت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون، دوسری میں اذا جاء، تیسری میں تبّت یدا اور چوتھی میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد ستّر بار استغفار کرے۔ اس کے بعد فریضۂ ظہر ادا کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نمازِ سنّت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُل یا ایُّھَا الکافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ نماز ظہر کے بعد دو رکعت حفاظتِ ایمان کے لیے ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اِنَّ رَبَّکُمُ اللہُ الَّذی...... مِنَ المُحسنِین[1] تک پڑھے اور دوسری میں اِنَّ الَّذِینَ اٰمنوا وَ عَمِلُو الصَّالِحَاتِ کَانَتُ لَھُم جَنّٰتُ الفِردوُسِ نُزُلَا آخر تک پڑھے۔[2]

سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔

سبحان مَن لّم یزل کما کان کما ھو الاٰن، سبحان مَن لّا یزالُ یکونُ کما کان و کما ھوا لاٰن، سبحان مَن لّا یتغیرُّ بذاتہٖ ولا فی صفاتہٖ ولا فی اسمائہٖ بحدوث الا کوانِ، سبحان الدَّائم القائم، سبحان القائم الدَّائم، سبحان الَّذیُ حیُّ لا یموت، سبحان الَّذی یُمیتُ الخلائق وھو حیُّ لا یموت، سبحان الاوّلُ المبدیءُ، سبحان الباقی المغنی، سبحان من یُسمّٰی قبلَ اَن یُّسمّٰی، سبحان العلی الاعلیٰ، سبحانہٗ وتعالیٰ، سبحانہٗ سبحانہٗ سبحانہٗ فسبحان الَّذی بیدہٖ مَلَکُوتُ کُلِّ شیءٍ والیہ تُرجعون ○

ترجمہ: پاک ہے وہ جو کہ بے زوال ہے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہے۔ پاک ہے وہ جو کہ بے زوال رہے گا وہ جیسا کہ تھا ویسا ہی ہے۔ پاک ہے وہ جو کہ اپنی ذات میں، اپنی صفات میں اور اپنے اسما میں متغیر نہیں ہے نئی پیدا کردہ شے اور دنیاؤں کے ساتھ۔ پاک ہے دائم قائم ہے پاک ہے قائم دائم ہے پاک ہے وہ جو کہ زندہ ہے نہیں مرے گا۔ پاک ہے وہ جو کہ مخلوق کو موت دے گا وہ زندہ ہے نہیں مرے گا پاک ہے اوّل ابتدا کرنے والا۔ پاک ہے باقی غنی کرنے والا۔ پاک ہے وہ جو کہ نام رکھے جانے سے پہلے موسوم ہوگیا۔ پاک ہے بلند و اعلیٰ ہے۔ پاک ہے اور برتر ہے۔ پاک ہے وہ، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ۔ پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور ہر شے اسی کی طرف رجوع کردہ ہوگی۔

---

[1] پارہ ۸۔ سورہ لاعراف آیات ۵۴۔۵۵۔۵۶ (تین آیات)

[2] پارہ ۱۶۔ سورہ الکھف آیات ۱۰۷۔۱۰۸۔۱۰۹۔۱۱۰ (چار آیات)
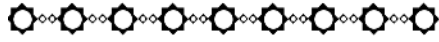
پانچواں شرف نمازِ عصر کا بیان:

نمازِ عصر جلدی ادا کرنی چاہیے۔ مکہ مکرمہ (اللہ اس کے شرف اور اس کی تکریم کو زیادہ کرے) میں لوگ عصر کی نماز جلد ادا کرتے ہیں اور تغیر آفتاب تک قطعاً تاخیر نہیں کرتے کیوں کہ اُس وقت نماز مکروہ ہوجاتی ہے۔ بعض مشائخ نے (نمازِ عصر) دیر سے ادا کرنے کو افضل کہا ہے، **تاخیر العصر افضل فی الزّمان کلّھا مالم تغیرّ الشمس وحتیّٰ یتغیرّ الشمس مکروہٗ** یعنی ہر زمانے میں تاخیرِ عصر افضل ہے جب تک کہ آفتاب متغیرّ نہیں ہوتا اور جب متغیرّ ہوجائے تو مکروہ ہے۔ (بہر حال) جب نمازِ عصر کا وقت ہوجائے تو چار رکعت سنّت نماز ادا کرے۔ جہاں تک ہوسکے اس سنّت کو ترک نہ کرے کہ احکام میں اس کی خبر دی گئی ہے۔ ازروئے احکام ''صلوٰۃ الوسطیٰ'' سے یہی نماز مراد ہے اور اکثر مشائخ کے اقوال اس کی تائید میں ہیں پس اس نماز کی سنت بھی (پابندی سے) ادا کرتے رہے ہیں۔ اس نماز کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد **اذا زلزلت الارض** دوسری میں **والعادیات**، تیسری میں **القارعہ** چوتھی رکعت میں **الھکم التکاثر** پڑھے۔ اس کے بعد فرض نماز ادا کرے۔ جب نماز سے فارغ ہوجائے تو ایک بار **اِنَّا فَتَحنا** اور پانچ بار سورۂ عمّ اور ایک بار **والنازعات** پڑھے۔

الھٰی حفظنی مِن خطر العظیم ووقنی مِن عذابِکَ الالیم، اللّٰھم الامان مِن زوالِ الایمان یا قدیم الاحسان یا غفور یا غفران

ترجمہ: اے اللہ مجھے عظیم خطرے سے بچالے۔ مجھے اپنے دردناک عذاب سے محفوظ فرما۔ اے اللہ میں ایمان کے زوال سے عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے قدیم الاحسان، اے غفور! اے غفران۔[1]

جب غروبِ آفتاب کا وقت قریب آجائے تو مسبعاتِ عشر پڑھے۔ جب آفتاب نیچے جائے تو سورہ **واللّیل** پڑھے۔ یہ ضروری ہے کہ اپنی جگہ سے ہرگز نہ ہٹے، جہاں نمازِ عصر ادا کی ہے شام تک وہیں بیٹھا رہے جیسا کہ اشراق میں مذکور ہے۔

چھٹا شرف نمازِ مغرب کا بیان:

جب نمازِ مغرب کا وقت ہوجائے تو ابتدائے وقت میں ادا کرے تاکہ اختلافِ مذاہب کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ فرض نماز ادا کرکے نمازِ مغرب کی دو رکعت سنّت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد بیس رکعت نماز اوّابین ادا کرے۔

پہلے چھ رکعت تین سلام کے ساتھ ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

---

[1] مطبوعہ نسخے کے اس صفحے (صفحہ ۲۲۱) حاشیے پر حضرت اشرفؒ نے اپنے خطِ مبارک میں یہ عبارت تحریر فرمائی ہے۔ ''بعد ادائے فریضۂ عصر ایں دعا بروایت اور ادِعصر بر بخواند'' (فریضۂ عصر ادا کرنے کے بعد بروایت اور ادِعصر یہ دعا پڑھے) یا دَائِمَ الفَضلِ عَلیَ البَرِیَّۃِ یَابَا سِطَ الیَدَینِ با العَطِیَّۃِ یَا صاحِبَ المَوَاھِبِ السّنیَّۃِ یا دافِعَ البَلیّۃِ وَالبَلیَّۃ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ خَیرُالوَرَیٰ السَّجِیَّۃِ وَعَلیٰ الِہِ البَرَرَۃِ النَّقِیَّۃِ وَاغفِر لَنَا یَا ذَالمَجَدَوا لعُلیٰ فِی ھٰذَا العَصرِ والعَشیَّۃِ رَبَّنَا تَوفَّنَا مُسلِمِینَ وَاَلحِقنا بِالصَّالِحِینَ وَصَلّٰی اللہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّالِہٖ وَاَصحَابِہٖ وسَلَّم۔ بخطِ اشرفی
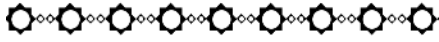
صلوٰۃ حفظ ایمان:

اس کے بعد دو رکعت حفظ الایمان ادا کرے۔ اس کی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک بار پڑھے۔

صلوٰۃ البروج:۔

اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃ البروج ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد والسماء ذات البروج اور دوسری رکعت میں والسماء والطارق پڑھے۔

صلوٰۃ شکر اللّیل:

اس کے بعد دو رکعت نماز شکر اللّیل ادا کرے۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون پانچ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد تین بار یہ دعا کرے۔ **الحمدُللہِ علیٰ حُسنِ المساءِ والحمدُ للہِ علیٰ حسنِ المبیتِ والحمدُ للہ علی حسنِ الصَّباحِ والحمدُ اللہِ علیٰ کُلِّ حالٍ** یعنی تعریف ہے اللہ کی شام کی خوبی پر۔ تعریف ہے اللہ کی شب گزاری کی خوبی پر۔ تعریف ہے اللہ کی صبح کی خوبی پر۔ تعریف ہے اللہ کی ہر حال پر۔

صلوٰۃَ النُّور:

اس کے بعد صلوٰۃ النُّور کی دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ انعام یستھزؤن تک پڑھے۔[1]

صلوٰۃ الکوثر:

اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃ الکوثر ادا کرے اس کی پہلی اور دوسری رکعت میں تین بار یا پانچ بار انّا اعطینا ک الکوثر پڑھے۔

صلوٰۃ الفردوس:

اس کے بعد صلوٰۃ الفردوس ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد **الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ ......یَشْعُرُوْنَ**[2] تک اور **وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ......لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ**[3] تک اور سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں آیت الکرسی خالدون[4] تک اور **لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ سورۂ بقرہ**[5] کے آخر تک اور سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔

---

[1] مطبوعہ نسخے میں اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے کہ صلوٰۃ النُّور کی دوسری رکعت میں کونسی سورہ یا آیات پڑھی جائیں صرف یہ عبارت نقل کی گئی ہے ''بعد دو رکعت صلوٰۃ النُّور بگزارد۔ دو رکعتِ اوّل بعد از فاتحہ سورۂ انعام تایستھزؤن بعد ازاں دو رکعت صلوٰۃ الکوثر بگزارد۔'' ملاحظہ فرمائیں مطبوعہ نسخہ ص ۲۲۲۔

[2] پارہ ۱۔ سورۂ بقرہ، آیات ۱ تا ۹ (نو آیتیں)

[3] پارہ ۲۔ سورۂ بقرہ آیات ۱۶۳ اور ۱۶۴ (دو آیتیں)

[4] پارہ ۳۔ سورۂ بقرہ آیات ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷ (تین آیتیں)

[5] پارہ ۳۔ سورۂ بقرہ آیات ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶ (تین آیتیں)
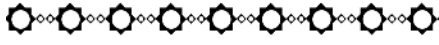
صلوٰۃ حفظ الایمان: ۔ اس کے بعد دو رکعت حفظ الایمان پڑھے۔ اس کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَامِن لَّدُنْکَ رَحْمَةً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ [1] ((وہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔) رَبِّ قَدْاٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ تا بِالصّٰلِحِيْنَ [2] (اے میرے رب بے شک تو نے مجھے یہ سلطنت دی اور تو نے مجھے باتوں کی کچھ تاویل سکھائی، اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخر میں۔ مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھا اور مجھے (اپنے خاص مقرب) نیک بندوں کے ساتھ ملا۔) اور سبحان للہِ والحمدُللہ آخر تک پانچ پانچ بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایمان کی سلامتی کے لیے یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہِ الرّحمن الرّحیم
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلُکَ ایماناً دایماً واَسأَلُکَ قلباً خاشِعاً واَسأَلُکَ یقیناً صادقاً واَسأَلُک العافیۃمِن کُلّ بلیَّۃٍ واَسأَلُکَ حُسنَ العافیۃِ واَسأَلُکَ دوام العافیۃِ واَسأَلُکَ تمام العافیۃِ واَسأَلُکَ شکر العافیۃ واسأَلُکَ عَنِ النَّاسِ بر حَمتِکَ یا ارحم الرَّاحمین٥

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دائمی ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے عاجزی کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے یقینِ صادق مانگتا ہوں۔ تجھ سے ہر مصیبت سے عافیت طلب کرتا ہوں۔ تجھ سے حسنِ عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے دائمی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے شکرِ عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ تجھ سے لوگوں سے (محفوظ رہنے) کا سوال کرتا ہوں۔ تیری رحمت سے یا ارحم الراحمین۔

اس کے بعد سجدہ کرے اور تین بار یہ کہے۔

سبحان القدیم الذی لم یزل، سبحان العلیم الَّذی لم یجھل، سبحان الجوادِ الَّذی لم یبخل، سبحان الحلیم الَّذی لم یَعجَل

ترجمہ: پاک ہے وہ قدیم جو لازوال ہے، پاک ہے وہ علیم جو ناواقف نہیں ہے، پاک ہے وہ سخی جو بخل نہیں کرتا، پاک ہے وہ بردبار جو جلدی نہیں کرتا۔

اس کے بعد سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے اس کے بعد اگر گروہِ صوفیہ یا ان کے اصحاب میں شامل ہے تو ذکر کرے اور صبح وشام ذکرِ حلقہ ترک نہ کرے کیوں کہ یہ ذکر مشائخ کے معمولات میں رہا ہے۔

---

[1] پارہ ۳۔ سورۂ اٰل عمران آیت ۸ [2] پارہ ۱۳۔ سورۂ یوسف، آیت ۱۰۱

ساتواں شرف نمازِ عشا کا بیان:

ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد نمازِ عشا ادا کرے۔ حضرت قدوۃ الکبرا مدّتِ مدید نمازِ عشا پچھلے پہر ادا کرتے تھے۔ سفر ہو یا قیام ہو اسی رغبت کا اظہار فرماتے تھے۔

جہاز میں حضرت قدوۃ الکبرا کی ایک عجیب کرامت:

اتفاق سے مکۂ معظّمہ، (اللہ، اس کے شرف اور تکریم کو بڑھائے) کے سفر میں جہاز میں تشریف فرما تھے۔ اس سفر میں چھ مہینے جہاز سمندر میں رہا کہ قسمت سے سمندر میں طوفان آ گیا۔ کشتی کے لوگ بہت پریشان ہوئے اسی عالم میں تین روز گزر گئے میرے مخدوم حضرت دعا اور استغفار میں مشغول رہے۔ جب حق تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی، تو چوتھی رات بھی آپ نے مقررہ اوراد کو جاری رکھا اور حقائق و معارف کے بیان میں رات گزر گئی۔

اس رات کے پچھلے پہر آپ نے آرام فرمایا کہ صبح کے آثار نمایاں ہونے لگے یہاں تک کہ آسمان پر شفق ظاہر ہوئی۔ جب حضرت قدوۃ الکبرا سے یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فقیروں کی محنت ضائع نہیں فرمائے گا۔ آسمان کی طرف دیکھو شاید صبح ظاہر نہیں ہوئی۔ جوں ہی یہ بات آپ کی زبان مبارک سے نکلی اس وقت رات کی تاریکی آسمان کے تمام اطراف میں پھیل گئی۔ حضرت قدوۃ الکبرا حمام میں تشریف لے گئے وہاں سے باہر آکر اپنے دلی اطمینان کے مطابق کوئی عنصر نہ تھا آپ نے وضو فرمایا۔ آپ کے اصحاب نے بھی وضو کیا اور نماز عشا اس کی تمام سنتوں اور مستحبات کے ساتھ دل جمعی سے ادا کی۔ وہ دعائیں جو آپ نماز کے بعد پڑھتے تھے پڑھیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ ایک گھڑی نہ گزری تھی کہ صبح نمودار ہوئی۔ شعر:

عجب نبود کہ صبح صادقانست
نفس کم زن کہ صبحہ صادقانست

ترجمہ: صادقوں کی صبح پر تعجب نہیں ہونا چاہیے صادقوں کی صبح پر سانس بھی نہ لے یعنی بحث ونزاع نہ کر۔

اس واقعے کے بعد آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آئندہ ہم نمازِ عشا رات کے پچھلے پہر ادا نہ کریں گے اور جلد ادا کریں گے چنانچہ جب تک آپ نے تختِ ارشاد پر جلوس فرمایا (حیات رہے) اس عہد میں کوئی تغیر نہ آیا۔

جب نمازِ عشا ادا کرنا شروع کرے تو چاہیے کہ سب سے پہلے ترتیب کے مطابق چار رکعت سنّت ادا کرے۔ اس کے بعد فرض نماز ادا کرے۔ اس کے بعد دو رکعت سنّت ادا کرے، اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد چار رکعت دوسری ادا کرے، اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار، تیسری رکعت میں آیت الکرسی تین بار اور چوتھی

رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے۔ اس کے بعد آٹھ رکعت نماز ادا کرے جس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ والسماء والطارق آخرِ قرآن تک پڑھے۔[1]

صلوٰۃ السعادت کا بیان:

اس کے بعد چار رکعت صلوٰۃ السعادت ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار، دوسری رکعت میں بیس بار، تیسری رکعت میں تیس بار اور چوتھی رکعت میں چالیس بار پڑھے، سلام کے بعد ستّر بار ''یا وہاب'' کہے۔ اسے ''صلوٰۃ سعادت الدارین'' کہتے ہیں۔ بہت سے اکابر اور بزرگوں نے اس نماز کو باقاعدگی سے ادا کیا ہے۔

حضرت شیخ شرف الدین منیریؒ سے منقول ہے کہ جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے یقیناً اسے دونوں جہانوں کی سعادت اور فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ مخلوق سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ وہ جو حاجت حق تعالیٰ سے طلب کرتا ہے، پوری ہوجاتی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد تین رکعت نمازِ وتر ادا کرے۔ بعض مشایخ نے نماز وتر ادا کرنے میں تاخیر کر کے پچھلے پہر ادا کی ہے کیوں کہ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ امّید کلّی رات کی بیداری پر منحصر ہوتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ نیند پر وتر کی تقدیم کا اہتمام کیا جائے (سونے سے پہلے وتر ادا کی جائے) اگر چہ اس کے برعکس بھی مشایخ کا معمول رہا ہے۔ (بہر حال) جب نمازِ وتر ادا کرے تو پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سبح اسم، دوسری رکعت میں الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور دعائے قنوت پڑھے۔ پھر سلام کے بعد تین بار کہے، **تَوَکّلتُ علیَ الحییّ الذی لا یموتُ سبحان اللہِ والحمد للہِ رب العالمین** یعنی میں نے (اُس) زندہ پر توکل کیا جو نہیں مرے گا، اللہ پاک ہے۔ تعریف ہے اللہ کی جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ پھر سجدے میں گر جائے اور پانچ بار یہ کہے، **سبحان الملک القدّوس، سبّوح قدّوس ربّنا وربُّ الملائکۃ والروح** یعنی پاک ہے مَلِک قدوس، پاک ہے مقدس ہے، ہمارا پروردگار ہے اور ملائکہ اور جبریل کا پروردگار ہے۔

اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور آیت الکرسی پڑھ کر پھر سجدے میں گر جائے اور سبوح قدوس آخر تک کہے۔

اس کے بعد دو رکعت نماز بیٹھ کر ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا زلزلت اور دوسری رکعت میں الھٰکم التکاثر پڑھے۔ سلام کے بعد تین بار کہے۔

یَفعلُ اللہُ ما یشاءُ بقدر تہٖ ویحکم مایریدُ بعزّتہٖ ترجمہ: اللہ اپنی قدرت اور حکم سے جو چاہتا ہے کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اپنی عزت کے ساتھ (کرتا ہے)

---

[1] مطبوعہ نسخے میں (صفحہ ۲۲۳) اس امر کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے کہ یہ آٹھ رکعتیں کتنے سلام کے ساتھ پڑھی جائیں اصل عبارت یہ ہے، ''بعد ازاں ہشت رکعت نماز بگزارد، بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ والسماء والطارق تا آخرِ قرآن''
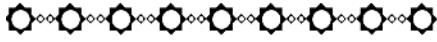
ظہر کی نماز کے بعد سورۂ نوح پڑھے۔[۱] نماز فجر کے بعد سورۂ یاسین، نماز عصر کے بعد اِنّا فتحنا، نماز مغرب کے بعد اذا وقعت الواقعہ اور نماز عشا کے بعد سورۃ الملک پڑھے۔ اس کے بعد بیٹھے اور سو بار سورۂ اخلاص اور سو بار درود شریف پڑھے۔ یہ کم سے کم (شغل) ہے۔ اگر ہو سکے تو زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اور ہزار بار درود شریف پڑھے۔ اس کی بہت زیادہ فضیلت اور بے شمار ثواب ہے۔

نمازِ تہجد اور اس کے فضائل کا ذکر:

حضرت قدوۃ الکبرأ فرماتے تھے کہ گروہ صوفیہ اور زمرۂ علیہ کے نزدیک سب سے بہتر نوافل اور خوب ترین شغل، تہجد کی نماز ہے۔ تمام مشائخ اور علما نے اس نیک وقت اور پاکیزہ ساعت کے فوائد حاصل کیے ہیں۔ اسے سعادتِ دارین اور عبادتِ کونین کا سبب جانا ہے۔

كما قال عليه السلام، ركعتان ير كعهما البعد فى جوف اللّيل الاخيرخير من الدنيا وما فيها ولولا ان اشق علىٰ اُمَّتِى لفرضتها عليهم (ترجمہ: جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، بندہ جو رات کے آخری حصے میں دو رکعت نماز پڑھتا ہے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر یہ نماز میری امّت پر سخت نہ ہوتی تو میں یہ دو رکعت ان پر فرض کر دیتا) اس حدیث پاک کی روشنی میں کون سی عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ ایک شخص واضح شرف پاتا ہے۔

اس متبرک سعادت کی نفاست اور وقتِ منورہ کی کیفیت اس آیتِ کریمہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ وَمِنَ اللَّيلِ فَتَهجَّدُ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ[۲] (اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز پڑھیں جو خاص آپ کے لیے زیادہ ہے۔)

مشائخ کی ایک جماعت نے تہجد کی نماز کو واجب اور دوسری جماعت نے فرض کہا ہے۔

قال بعضهم مستحبه وليس بفريضة وليس بسنةّ قال عليه السلام خصوصية بصلوٰة الليل من اللّيل فسبحه فى هٰذ التسبيح ثلثه اقاويل ومِن جملتها ثلث الليل الا خير ولا يكون التهجد اِلا بعد النوم، (ان میں سے بعض نے فرمایا ہے یہ (صرف) مستحب ہے۔ نہ فرض ہے نہ سنت۔ ’’حضور علیہ السلام نے فرمایا، رات میں سے اس نمازِ شب کی خصوصیت ہے، پس اس کی تسبیح کر‘‘ تین قول ہیں، اُن میں سے ایک قول رات کے اخیر کا تہائی حصہ ہے نیز تہجد نہیں ہوتی مگر سونے کے بعد۔)

حضرت قدوۃ الکبرأ فرماتے تھے کہ نمازِ تہجّد اللہ تعالیٰ کی محبت کی کنجی ہے۔ یہ صدیقوں کا نورِ نظر ہے یہ فرائض میں کمی

---

[۱] مطبوعہ نسخے میں (صفحہ ۲۲۳) غالباً سہوِ کتابت کے باعث نماز ظہر کا ذکر سب سے پہلے تحریر ہوا ہے۔ دن اور رات کے اعتبار سے فرض نمازوں کی ترتیب یہ ہونی چاہیے۔ پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب اور پھر عشا۔ مطبوعہ نسخے میں سب سے پہلے ظہر نقل کی گئی ہے اس کے بعد باقی نمازوں کی ترتیب صحیح ہے اس لیے جیسا کہ عرض کیا گیا یہ سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔ مترجم

[۲] پارہ ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۹۔
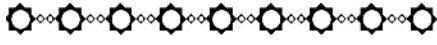
ہوجانے کی تلافی کرتی ہے، یہ صالحین کے آداب میں سے ہے۔ یہ جسمانی تکالیف کو دور کرتی ہے، عارفوں کے نشاط کو بڑھاتی ہے۔ محبت کے باعث انفاس میں شگفتگی پیدا کرتی ہے۔ عیبوں کا ہنر آراستہ کرنے والی ہے۔ تمام عبادتوں کی جامع اور مصیبتوں کو دور کرنے والی ہے۔ نیکوں کے دلوں کو سرور بخشنے والی اور آزادوں کی جانوں کا پرچم ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے کہ نمازِ تہجّد صبح کی بیداری کا سبب اور پیکر دلداری کی کان ہے۔ سعادتِ صبح کی مراد پانے اور حسنات وسروری قبول کرنے کا یہی وقت ہوتا ہے کیوں کہ روایات میں آیا ہے کہ آدھی رات گزرجاتی ہے اور پچھلا پہر شروع ہوتا ہے تو ملائکہ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور عالم پست واعلیٰ میں منادی کرتے ہیں کہ:

''ہے کوئی جو اس وقت اپنی مدد کے لیے درخواست درگاہ عالی اور بارگاہِ متعالی میں پہنچانا چاہتا ہے اور دنیاوی حاجات ونفسانی مرادات کی عرض داشت، اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہتا ہے اور ہر دلی مدعا کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا چاہتا ہے یا جو اس وقت کی سعادت پانا چاہتا ہے، اس کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔''

رات کے پچھلے پہر جاگنے کی فضیلت کا بیان

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے، رات کے پچھلے پہر جاگنے کا اس قدر فائدہ ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ میں مشغول ہوتب بھی فیض سے محروم نہ رہے گا، اس سے اندازہ لگائیں کہ اس وقت میں عبادت، مراقبہ اور حضوری کا کس قدر ثواب حاصل ہوگا۔ (یہ فرمانے کے بعد سلطان محمود کا واقعہ بیان فرمایا)

بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمود سبکتگین کا یہ معمول اور دستور تھا کہ رات کو قلندروں اور اسی طرح کے لوگوں کا بھیس بدل کر شہر کا گشت کیا کرتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اہل شہر کے حالات معلوم کرے۔ اتفاق سے ایک رات دو تین جواریوں کو دیکھا، انھیں قید خانے بھجوانے کا حکم دیا۔ صبح اس کے پیٹ میں سخت درد اٹھا محمود نے اپنی کیفیت وزیر سے بیان کی۔ وزیر نے کہا خدا نہ کرے کہ آپ نے کسی شخص کو رنج پہنچایا ہو۔ بادشاہ نے کہا کہ میں نے کسی شخص کو نہیں ستایا البتہ احکامِ شریعت کے مطابق کل دو تین آدمیوں کو پکڑ کر قید خانے بھجوایا تھا۔ وزیر نے پوری صورتِ حال دریافت کی تو سلطان نے شبِ گزشتہ کا واقعہ بیان کیا وزیر نے اُن قیدیوں کو رہا کرنے کی گزارش کی۔ قیدیوں کے رہا ہوتے ہی سلطان کی تکلیف جاتی رہی اور پوری طرح صحت مند ہوگیا۔ (یہ قصہ بیان فرمانے کے بعد) فرمایا، سبحان اللہ رات کا پچھلا پہر بھی کیا وقت ہے کہ گناہ موجبِ کرم اور باعثِ احترام ہوجاتا ہے۔

ابیات

طرفہ زمانے است دمِ صبح گاہ[۱]
ہم دروغش خوش بود وہم گناہ[۲]

(ترجمہ) صبح کا وقت بھی عجیب وقت ہے کہ اس وقت کا جھوٹ بھی اور گناہ بھی اچھا ہوتا ہے۔

آں کہ دے یافتہ وقتِ سحر
کرد چو خورشید سر از دل بدر

(ترجمہ) جس شخص نے تھوڑی دیر کے لیے صبح کا وقت پایا تو آفتاب کی مانند (صبح نے) دل سے سر نکالا۔

جز بسعادت از آرد قدم
فاتحۂ راز بود صبح دم

(ترجمہ) اس شخص کا قدم صرف سعادتِ ازلی کے ساتھ اٹھتا ہے۔ صبح کے وقت رازِ حقیقت منکشف ہوتا ہے۔

صبح دم خیز عزارِ نیاز
بردرِ دل راے دل وجاں نواز

(ترجمہ) نیاز مندی کے رخسار کو صبح کے وقت بیدار کر۔ دل کے دروازے پر جان اور دل نواز نے والے کو لے آ۔

مال باخلاص بگو اے خداے
راہ سوے منظر عرفاں نماے

(ترجمہ) پھر خلوص کے ساتھ عرض کر، اے خدا (مجھے) معرفت کے منظر کا راستہ دکھا دے

گوہرِ بحرِ صدفِ صبح دم
خیز بکف آرد ُرراز ندم

(ترجمہ) صبح کا وقت سمندر کے موتی کی سیپی ہے۔ صبح بیدار ہو اور اپنی ندامت کا اظہار کر کے موتیوں کو حاصل کرلے۔

ساغرِ توحید شرابِ سحر
ہر کہ خورد دارد عرفاں اثر

(ترجمہ) جس نے توحید کے جام سے معرفت کی شراب پی۔ اس نے معرفت کا اثر حاصل کرلیا۔

اکابر سے منقول ہے کہ فرشتوں کے گروہ سحر خیز لوگوں اور عشرت اندوزوں پر رحمت نثار کرتے ہیں اور نیند کے ماتوں کا حصہ نباتات پر چھڑکتے ہیں تاکہ تازگی اور ہریالی حاصل کریں۔

---

[۱] مطبوعہ نسخے (صفحہ ۲۲۵) کی اس املا کے مطابق مصرع بے وزن ہوگیا ہے، ''طرفہ زمانیست دم صبح گاہ'' ہونا چاہیے۔

[۲] مطبوعہ نسخے (صفحہ ۲۲۵) کا دوسرا مصرعہ بھی وزن وبحر سے خارج ہے۔

روایتوں میں ہے کہ رات کے پچھلے پہر کی بیداری کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ اگر اسے تفصیل سے بیان کیا جائے تو کوئی شخص کامل طور پر بیان نہیں کرسکتا۔ سوائے سعادت مند شخص کے کوئی اور اس سعادت سے بہرہ مند نہیں ہوسکتا۔ اس سعادت کے علاوہ بھی رات کے پچھلے پہر جاگنے کا فائدہ ہے اگر چہ ایک گھڑی کے لیے بکری کے بچے کے لیے گھاس توڑنا ہی ہو۔
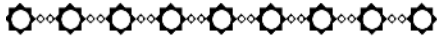
حضرت قدوۃ الکبریٰؒ فرماتے تھے، مجھے جو دینی سعادت اور یقینی افادت عطا ہوئی ہے تمام کی تمام رات کے پچھلے پہر جاگنے کی برکت سے عطا ہوئی۔ اس نعمت کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو العباس (خضرؑ) نے واضح طور اس کا مشاہدہ کرایا۔ (چنانچہ) طالبِ صادق کو چاہیے کہ روزانہ (صبح کو) بیدار ہوتا کہ صدق، حفاظت، تقویٰ اور اس طرح کی دوسری خوبیوں سے جو اوصاف حمیدہ ہیں، متصف ہوجائے نیز سحر خیزی کی توفیق حاصل ہو۔ دوپہر کا قیلولہ بھی مفید ہوتا ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ مدد گار ہوجائے اور وہ خواب محرومی سے بیدار ہوجائے اسے چاہیے کہ صبح ہونے سے پہلے چھ سلام کے ساتھ بارہ رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃالکرسی خالدون تک اور دوسری رکعت میں اٰمن الرسول آخرِ سورہ تک پڑھے۔ اس کے بعد صبح ہونے تک تلاوت میں مشغول رہے، بہتر یہ ہے کہ جہری ذکر میں یا مراقبہ میں مشغول رہے۔ مبتدی کے لیے ذکر جہر کرنا بہتر ہے۔

نیند کے اوقات کا بیان:

نیند کے اوقات کا ذکر آ گیا۔

یکرہ النَّوم فی اوّل النھار وبینِ العصر والمغرب واستحب النوم فی وسط النھار۔ وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ انّہٗ نظر الیٰ بعض ولدہٗ وھونائم وقت الصبح، فرکضہ برجلہ، وقالَ قم لا نام اللہ عینیک اتنام فی الساعۃ الَّتی، نقسم فیھا الرزق، ما علمۃ انَّھا النَّوم الَّتی قال العرب بکرھیۃ کمثل مھربۃ منسار الحاجۃثم قال النّوم ثلثۃ، حرق،

ترجمہ: اوّل روز میں سونا مکروہ ہے، اور عصر و مغرب کے درمیان سونا بھی مکروہ ہے، (البتہ) دوپہر کے وقت سونا مستحب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے کسی بیٹے کو صبح کیوقت سوتا ہوا دیکھا پس اسے ٹھوکر لگائی اور فرمایا، خبر دار! تیری آنکھیں سوتی رہیں تو ایسے وقت (سونا) چاہتا ہے جب رزق تقسیم ہوتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا، یہ نیند ایسی نیند ہے جس کے لیے عرب کراہیت سے حاجت کے لشکر سے فرار ہونے کی مانند کہتے ہیں۔ پھر فرمایا

حميق، وحق فاما الحق فنوم الهاجرة واما الحميق فنوم الصبح واما الحرق فنوم النهار ولاينا مها الا حراق اواحمق او سكران او مريض وقد ذكر وعيد نائم الصبح۔

نیند تین طرح کی ہوتی ہے۔ حرق، حمیق اور حق۔ پس حق نیند دوپہر کی نیند ہے لیکن خوابِ حمیق صبح کی نیند ہے اور خواب حرق دن کی نیند ہے اور نہیں سوتا ان اوقات میں مگر یہ کہ وہ جلا ہوا یا نادان یا مخمور یا مریض ہے۔ تحقیق صبح کے وقت سونے والے کی سزا کا ذکر (بھی) کیا۔

آٹھواں شرف ماہِ محرم کا بیان:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضور علیہ السلام محرّم کا نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔

مرحبا بالسَّنة الجديد والشهرِ الجديد واليوم الجديد والساعة الجديد مرحبا بالكاتبين الشَّاهدين اكتبا فى صحيفتى، بسم الله الرَّحمٰن الرحيم اشهدُاَن لاّ الٰهَ الاّ اللهُ وحدهٗ لاشريک لهٗ واشهدُ اَنَّ محمّداً عبدهٗ ورسولُهٗ واَنَّ الجنَّةَ حَقٌ والنَّار حقٌ واَنَّ الساعة اٰتية لاريب فيها واَنَّ اللهَ يبعثُ مَن فى القبور

ترجمہ: مرحبا نئے سال نئے چاند، نئے دن اور نئی ساعت کے ساتھ۔ مرحبا لکھنے والے شاہدین کے ساتھ جو میری کتاب میں لکھتے ہیں۔ اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں بے شک سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں بے شک جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔ بے شک قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دوبارہ اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

ماہ محرّم کی پہلی رات:

ماہِ محرّم کی پہلی شب میں چھ رکعت تین سلام کے ساتھ ادا کرے۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور تین بار سبحان الملک القدوس پڑھے۔ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ پھر محرم کے مہینے کی ہر شب سو بار پڑھے۔

لا الٰهَ اِلّا اللهُ وحدهٗ لا شريک لَهٗ، لَهٗ الملک ولهٗ الحمد، يُحيى ويُميت وهو حيٌّ لا يموتُ ابداً ذوالجلال والاكرام،

یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور نہیں

اللّٰھم لا مانع لِما اعطیتَ ولا معطِیَ لِما منعتَ ولا ینفعُ ذالجَدِّمِنک الجدُ

مرے گا۔ صاحب جلال اور اکرام ہے۔ اے اللہ اس چیز کا جو تونے دی کوئی مانع نہیں ہے اور جس چیز کو تونے روک دیا اسے کوئی نہیں دے سکتا اور صاحب دولت کو تجھ سے بے نیاز ہونا کوئی نفع نہیں دیتا۔

یہی نماز ماہِ محرّم کی ابتدا میں ادا کرے۔

شبِ عاشور کا بیان:

شبِ عاشورہ میں سو رکعت نماز پڑھے۔ صبح چار رکعت ادا کرے، اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کا بے اندازہ ثواب ہے۔ اگر طبیعت کھل جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے صلوٰۃ العمر ادا کرے جیسا کہ کتاب ''مونس الفقرا'' میں تحریر کیا گیا ہے، اگر یہ نماز پڑھی جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوگا، اور کتاب ''قوّۃ القواء'' میں تحریر کیا گیا ہے کہ پورے سال کو زندہ رکھنے کے لیے صوفیہ کا معمول رہا ہے کہ تیرہ راتیں بیدار رہتے ہیں۔ ماہِ رمضان کی آخری پانچ طاق راتیں اور آٹھ دوسری راتیں (ان کی ترتیب یہ ہے) ماہِ محرم کی پہلی رات اور عاشورے کی رات، ماہ رجب کی پہلی، پندرھویں اور ستّائیسویں رات، جو صحیح روایت کے مطابق شبِ معراج ہے پھر شبِ برات اور عیدین کی دو راتیں۔ اسی طرح دنوں میں سترہ دن روزہ رکھتے ہیں۔ عاشورے کا دن، عرفے کا دن، پندرہ شعبان، جمعہ اور عید (میلاد) کا دن،[۱] ایام معلومات یعنی عید الاضحیٰ کے پہلے نو دن، ایام معدودات یعنی عید الاضحیٰ کے بعد تین دن۔ اگر کوئی شخص عاشورے کا روزہ رکھنا چاہتا ہے تو اسے نو اور گیارہ محرم کا روزہ بھی رکھنا چاہیے تاکہ یہود سے مخالفت ہوجائے۔ اس طرح عمل کیا جائے تو پورے سال روزے رکھے گئے ہوں گے۔

اگر ہوسکے تو عشرۂ عاشورا کا روزہ رکھے کہ ماہِ رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل پہلی امّتوں پر یوم عاشور کا روزہ رکھنا فرض تھا۔

دعاؤں کے ساتھ صلوٰۃ عاشورہ کا بیان:

جب آفتاب بلند ہوتو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں

---

[۱] مطبوعہ نسخے میں (صفحہ ۲۲۶) یہ عبارت نقل کی گئی ہے، ''واز روز ہاہفدہ روز، روزہ دارد۔ روز عرفہ، روز عاشور پانزدہم شعبان وروز جمعہ وعید وایام معلومات وآں عشر ذیحجہ ست وایام معدودات وآں ایام تشریق است سہ روز پس عیدالضحیٰ'' اس فارسی عبارت سے قطعی واضح نہیں ہوتا کہ ''روز جمعہ'' سے کون جمعے کا دن مراد ہے دوسرے روز عید کے روزے سے زیادہ الجھن پیدا ہوتی ہے۔ بہر حال احقر مترجم نے اصل عبارت کا ترجمہ کردیا ہے۔ اصل عبارت اور ترجمہ قارئین کے پیش نظر ہیں۔ اگر مذکورہ دودنوں روزوں کو عبارت سے خذف کیا جائے تو سترہ دن پورے نہیں ہوتے اور پندرہ دن رہ جاتے ہیں۔ واللہ اعلم
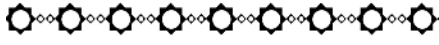
لو انز لناھٰذا القرآن آخر تک پڑھے۔ اگر اسے یاد نہ ہوتو سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے،

یا اوّلَ الاوّلین یا اٰخر الاٰ خرینِ لا اِلٰہَ اِلّا انتَ خلقتَ اوّل ما خلقتَ فی ھٰذا الیوم تخلُق اٰخرھما تخلُق فی ھٰذا الیوم اعطنی فیہ خیرہ ما اولیت فیہ انبیائکَ وَاَصفیائکَ من ثواب البلایا وَاشرُفَ ما اعتیتھم فیہِ من الکرامہ بحق محمد علیہ السلام۔

ترجمہ: اے اوّلِ اوّلین اور آخرِ آخرین! تیرے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔ تونے پیدا کی پہلے جو چیز کہ تونے پیدا کی اِس دن تک۔ تونے تخلیق کی آخر جو چیز کہ تخلیق کی اس دن تک۔ مجھے اس خیر والے دن ایسی چیز عطا فرما جوتونے اپنے نبیوں اور اپنے منتخب بندوں کوعنایت فرمائی ثوابِ بلا سے اور تقسیم فرما وہ چیز جو تونے کرامت میں سے ان کو عنایت فرمائی بحق محمد علیہ السلام۔

یوم عاشور کا بیان اور مشائخ کے معمولات:

عاشورے کے دن غسل کرے اور تین بار سر پر پانی ڈالے اور کہے:

حَسبیَ اللّٰہ لا اِلٰہَ اِلاَّ ھُو نعِم الوُکیل نِعمَ المَولیٰ وَ نِعُمَ النَّصِیر وَ اَشھَدُ اَن لاّ اِلٰہَ اِلّا اللہُ وحدہٗ لا شریکَ لہٗ لہُ الملک ولہُ الحمد یحیی ویمیت وھُوَ حییٌّ لا یموت بیدہ الخیرو ھو علیٰ کُلِّ شیءٍ قدیر۔

ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔ وہ بہتر کارساز ہے وہ بہتر مولیٰ اور مددگار ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں بے شک خدائے یکتا کے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ملک اس کا ہے۔ وہ زندہ ہے نہیں مرتا ہے۔ بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ اس بندے کو اُس سال تمام مصائب اور آفات سے محفوظ رکھے گا۔

روزِ عاشورہ کے دوسرے اعمال صلوٰۃ الخصمان کا بیان:

چار رکعت صلوٰۃ الخصمان جسے دشمنوں کی خوشنودی کہتے ہیں پڑھے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بارہ اور دوسری رکعت میں الکافرون تین بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے، تیسری رکعت میں الھٰکم التکاثر ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار اور چوتھی رکعت میں آیت الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ جوشخص یہ نماز ادا کرے بہت زیادہ ثواب پائے گا اور اس کے دشمن اس سے راضی ہوجائیں گے۔ اپنے دشمنوں کی خوشنودی اپنی بڑی کامیابی خیال
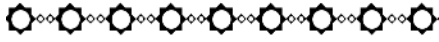
کرے۔ آخرت میں اس کی جزا مشغولیت کے اعمال کے ساتھ ملے گی اور وہ ابدال کی حیثیت سے (بارہ گاہِ الٰہی میں) قبول ہوگا۔[1]

صلوٰۃ الخصمان کے بعد چاروں قل تین تین بار پڑھے۔ پھر کہے۔ **سبحان اللہ والحمد اللہ تین بار، اللّٰھم اغفرلی ولوالدی کماربیانی صغیرا** تین بار، **اللّٰھم اغفرلی والمؤمنین والمؤمنات** ایک بار اس کے بعد استغفار چارسو بار۔

مشائخ نے یہ نماز، ترویہ (آٹھ ذی الحج)، عرفہ (۱۳ شعبان یا ۹ ذی الحج)، عید الضحیٰ، پندرہ شعبان اور ماہِ رمضان کے آخری جمعے میں ادا کی ہے اور اس کے بارے میں بہت مبالغہ کیا ہے۔

مشائخ نیز علما وصلحا اپنے معلومات کے علاوہ عاشورے کے روز یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں جیسا کہ فاضل نے اپنے اشعار میں بیان کیا ہے:

علیکم یوم عاشورا قومی
بان یا تو العشرمن خصال

ترجمہ: اے میری قوم! عاشورے کے دن لازم کرلو اس بات کو کہ دس خصلتوں کا اظہار کرو۔

بصوم وصلوٰۃ ومسح ایدی
علیٰ راس الیتامیٰ واغتسال

ترجمہ: (۱) روزہ، (۲) نماز، (۳) یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا، (۴) غسل کرنا۔

وصلح والعیادۃ للعلیل
و توسیع اطعام علی العیال

ترجمہ: (۵) صلح کرنا (۶) بیمار کی عیادت کرنا، (۷) کنبے کے لیے کھانے (کا دسترخوان) وسیع کرنا۔

وثامنھا زیارۃ عالمیکم
وتاسعھا الدعامع اکتحال

ترجمہ: (۸) آٹھویں خصلت عالم کی زیارت، (۹) نویں دعا کرنا اور (۱۰) آنکھوں میں سرمہ لگانا۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ مشرق ومغرب کے تمام اکابر جن سے ہم نے ملاقات کی ہے ان پر عمل کرتے تھے۔ تمام مشائخ کے اور اد سے منقول ہے کہ جو شخص عاشورے کے روز یہ دعا پڑھے اس کی عمر دراز ہوتی ہے، جس سال اس کی

---

[1] وظائف اشرفی مطبوعہ کراچی شائع کردہ جناب شیخ ہاشم رضا صاحب ص ۶۵ پر یہ ترتیب برعکس ہے یعنی چوتھی رکعت کے بجائے آیۃ الکرسی پہلی رکعت میں تین بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔
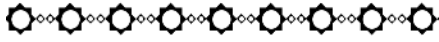
موت واقع ہوتی ہے، اس سال اسے یہ دُعا پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی، چناں چہ آپ نے تمام اصحاب واحباب اور اولاد واحفادکو روزِ عاشور طلب کرکے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا، دعا یہ ہے:

سبحان اللهِ الملأ الميزانِ ومنتهى العلم ومَبلَغ الرّضاوزنةَ العرش وَلا مُلجاء ولا مَنجا مِن الله اِلّا اِليهِ، سبحان اللهِ عدد الشفع والوترو عدد كلمات اللهِ التّامات واسالهُ السلامةِ برحمته ولا حول ولا قوة اِلّا باللهِ العلي العظيم[1] وصلّى الله علىٰ خير خلقه محّمدٍ وّاٰلهٖ اجمعين۔

میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں، میزان کے غلبے کے ساتھ اورعلم کی انتہا، رضا کی حد اورعرش کے وزن کے ساتھ۔ کوئی ملجا اور پناہ نہیں اللہ تعالیٰ سے مگر اسی کی طرف۔ ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جفت وطاق عدد میں اور اللہ کے تمام کلمات کے عدد کے ساتھ۔ ہم اس سے اس کی سلامتی و رحمت کا سوال کرتے ہیں اور گناہ سے رُکنا اور طاعت کی قوت ہونا اللہ بزرگ وبرتر کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اپنی بہترین مخلوق محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تمام آل پر۔

حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اور ان کے مصائب کی یاد میں گریہ کرنا۔

یوم عاشور کے دیگر اعمال:

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے، اگر چہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اورقتل کا قصّہ صحیح روایات اورصریح معقولات کی تصحیح کے ساتھ پیوستہ ہےلیکن کتاب کی ضخامت میں اضافہ ہوجانے کے باعث اس مجموعے میں بیان نہیں کیا گیا۔

شہادت کا واقعہ کثیر مجمعے میں بیان کرنا ممنوع ہے، البتہ رسول علیہ السلام کے نور چشموں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جگر گوشوں اور ان کی جماعت رضی اللہ عنہم کو جو تکلیف[2] برداشت کرنا پڑی اس کا مختصر بیان ذکر شہادت میں کرنا جو اہل دل کے درد اور مقبولوں کے روحانی سرور وراحت کا سبب ہے،ثواب سے خالی نہیں ہے[3] جیسا کہ بعض احادیث اور آثار کی

---

[1] وظائف اشرفی ص ۶۴ پر یہاں سے وَهُوَ حَسْبِىَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الوَكِيلُ نِعْمَ المَولٰى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ تک شامل دعا ہے۔

[2] اس جملے کے بعد اصل فارسی عبارت یہ ہے ''از جہت استماع نوع ارازلہ نور دیدگانِ رسول وجگر گوشگانِ بتول و جماعہ رضی اللہ عنہم'' اس عبارت میں لفظ ''ارازلہ'' کے معنی لغتوں میں تلاش کیے گئےلیکن متعدد لغات میں یہ لفظ سرے سے موجود نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ یہ ''آزارکہ'' ہے یعنی جو تکلیف۔ اسی قیاسی تصیح کی بنا پر ''جو تکلیف'' کیا گیا ہے۔ احقر مترجم

[3] یہ طویل عبارت عربی میں ہے۔ احقر مترجم نے اس پوری عبارت کونقل کرنے کے بجائے اس کے فارسی ترجمے کا اردو ترجمہ کیا ہے ملاحظہ فرمائیں مطبوعہ نسخے کے صفحات ۲۲۸اور ۲۲۹

شرح میں وارد ہوا ہے کہ روزِ عاشور اور اس کی رات میں جو شخص رویا اور اس کی آنکھوں سے خوفِ خدا کے سبب آنسو جاری ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عاجزی کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اہل مشرق ومغرب کی عبادت کا ایک حصہ نصیب فرمائے گا۔ جس نے عاشورے کے دن اپنے بھائی سے مصافحہ کیا اس سے روحانیاں اور فرشتے اپنی قبر سے اٹھنے تک مصافحہ کریں گے۔ جس شخص نے عاشورے کے دن اپنے مومن بھائی کا اکرام کیا اور اسے خوشبو دی اللہ تعالیٰ اس دن اس پر کرم فرمائے گا اور اس کی قبر میں جنت کی خوشبو رکھنے کا اکرام کرے گا۔ جو شخص عاشورے کے روز کسی عالم کی زیارت کرے گا وہ زیارت مہاجرین وانصار کے ثواب کی مثل ہوگی اور اُس سال اس کے لیے نیکی کے دو فرشتے اسی کی مثل لکھیں گے۔

عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان:

حضور علیہ السلام نے فرمایا، اگر مومن اللہ کی راہ میں روئے زمین پر مال خرچ کرے تو اسے (اس قدر) بزرگی حاصل نہ ہوگی جس قدر کوئی عاشورے کے روز روزہ رکھے۔ اس کے لیے جنّت کے آٹھ دروازے کھل جائیں گے، وہ جس دروازے سے داخل ہونا پسند کرے گا داخل ہوگا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص عاشورے کے دن روزہ رکھے پس شب وروز کی ساعتوں میں ہر ساعت اللہ تعالیٰ اُن ساعتوں کی ہر ساعت کے بدلے اس پر سات لاکھ فرشتے نازل فرمائے گا جو قیامت تک دعا اور استغفار کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کی آٹھ جنتیں ہیں، اللہ تعالیٰ ہر بہشت میں سات لاکھ فرشتے مقرر کرے گا کہ (عاشورے کے روزے دار کے لیے) روزہ رکھنے کے دن سے اس بندے اور بندی کی موت تک محلات اور شہر تعمیر کرے، درخت اُگائیں، نہریں جاری کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا، اس کا اجر توریت، انجیل، زبور اور قرآن میں جتنے حرف ہیں ان کی تعداد کے مطابق ہر حرف پر بیس نیکیاں ہوں گی۔ جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا، جس شخص نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا خاموشی اور سکوت میں وہ روزہ اس کے اُس سال کے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوگا، اور جو شخص کامل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ دو رکعت نماز خضوع سے پڑھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بندے کی جزا کیا ہونی چاہیے، پس فرشتے عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تو ہی خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اس کے حساب میں ہزار ہزار نیکیاں لکھی جائیں اور ہزار ہزار بدی مٹادی جائیں۔ اس کا رتبہ ہزار ہزار درجے بلند کیا جائے۔ ہم نے اپنی بزرگی کے ہزار ہزار دروازے کھول دیے ہیں جو اس پر کبھی بند نہ کئے جائیں۔
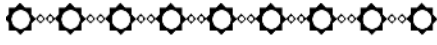
یومِ عاشور کی دعا کا بیان:

عاشورے کے دن اِن دس باتوں کا خیال رکھے۔ غسل، نماز، روزہ، سرمہ، یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا، دشمنوں سے صلح، عیال کے لیے کھانے کی وسعت، مقبروں کی زیارت، مریض کی عیادت اور دعائے شب۔ روایت ہے کہ جو مومن اس دعا کو عاشورے کے دن پڑھے وہ (عاشورے سے) عاشورے تک زندہ رہے گا

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

”سبحان اللهِ الملأ الميزانِ منتهى العلم ومَبلَغ الرِّضَاوزنة العرشِ لا مَلجاء ولا مَنجأمِن الله اِلاّ اِلیہِ، سبحان الله عدد الشفع والوترو عدد کلمات اللهِ التّامات واسالُهُ السلامةِ برحمته ولا حول ولا قوة اِلّا باللهِ العلي العظيم وصلّى الله علیٰ خير خلقه محّمدٍ وَّالہٖ اجمعین

ترجمہ: ”میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں، میزان کے غلبے کے ساتھ اورعلم کی انتہا، رضا کی حد اورعرش کے وزن کے ساتھ۔ کوئی ملجا اور پناہ نہیں اللہ تعالیٰ سے مگر اسی کی طرف۔ ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جفت وطاق عدد میں اور اللہ کے تمام کلمات کے عدد کے ساتھ۔ ہم اس سے اس کی سلامتی اور رحمت کا سوال کرتے ہیں اور گناہ سے رُکنا اور طاعت کی قوت ہونا اللہ بزرگ وبرتر کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اپنی بہترین مخلوق محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تمام آل پر۔

اس کے بعد دس بار درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے:

بسم الله الرحمن الرَّحيم

يا فارِجَ كرب ذى النونِ يوم عاشوراً وياجامع شملِ يعقوب يوم عاشوراؤيا سامع دعوة موسیٰ وھارونَ يوم عاشوراء يا رحمٰن الدنيا والاٰخرة ورحیمھما صلِّ علیٰ محمّد والِ محمّد وسلّم وصَلّ علیٰ جميع الانبياء والمرسلين واقض حاجاتنا فى الدنيا والاٰخرة وطول عمرنا برحمتک يا ارحم الرّاحمين

ترجمہ: ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے عاشورے کے روز ذوالنون علیہ السلام پر سختی آسان کرنے والے، اے عاشورے کے روز یعقوب علیہ السلام کے بکھرے ہوئے معاملے کو جمع کرنے والے، اے عاشورے کے دن موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی پکار سننے والے اور اے دنیا وآخرت کے رحمان ورحیم محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کی آل پر رحمت فرما اور تمام انبیا اور مرسلین پر رحمت بھیج۔ دنیا اور آخرت میں ہماری حاجتیں پوری فرما اور اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے ہماری عمر دراز کر۔

دورکعت نماز برائے ایصالِ ثواب اور دورکعت نفل سنت امیر المومنین

ایسے ہی امیر المومنین امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لیے دو رکعت نماز ادا کرے اور دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد نو نو بار آیۃ الکرسی اور درود شریف پڑھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ اس روز دورکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد الم نشرح اور دوسری میں اذا جاء پچیس پچیس بار پڑھے۔

ایسے ہی جو شخص عاشورے کے روز حاجت کے لیے یہ دعا مانگے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

"بسم الله الرحمن الرحيم
الٰهى بحرمت الحسين واخيه وامّه وابيه وجدّه و بنيه فرج عماانا فيه وصلى الله علىٰ خير خلقه محمد واله اجمعين"

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے اللہ! حسینؓ، اُن کے بھائی، اُن کی والدہ اُن کے والد اور اُن کے نانا کی حرمت کے واسطے سے، میں جس حاجت میں ہوں وہ مجھ پر کھول دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بہترین خلایق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی تمام آل پر رحمت فرما۔